ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رح
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۵ مارچ ۱۹۶۵ء
یکم ذیقعد ۱۳۸۴ھ
مرکز مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

# احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اُمَّ الرُّبَیِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَھِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ ابْنِ سُرَاقَۃَ، اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ، وَکَانَ فِی الْجَنَّۃِ صَبَرْتُ، وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذَالِکَ اجْتَھَدْتُ عَلَیْہِ فِی الْبُکَآءِ؟ فَقَالَ یَا اُمَّ حَارِثَۃَ اِنَّھَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ام ربیع بنت براء اور یہ ام حارثہ بنت سراقہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھ سے حارثہ کے متعلق کچھ نہ فرمائیں گے اور یہ بدر کے روز شہید ہو گئے تھے۔ پس اگر وہ جنت میں ہوں میں صبر کروں اور اگر کچھ اس کے علاوہ بات ہو تو میں رو دھو کر دل کے ارمان نکال لوں آپ نے فرمایا کہ اے ام حارثہؓ جنت کے بہت سے درجے ہیں اور تیرے بیٹے نے فردوس کو جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے، حاصل کیا ہے (بخاری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے)

❁ ❁ ❁

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: جِیْءَ بِاَبِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مُثِّلَ بِہٖ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ، فَذَھَبْتُ اَکْشِفُ عَنْ وَجْھِہٖ فَنَھَانِیْ قَوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے والد کو لایا گیا جن کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا اور نعش آپ کے سامنے رکھ دی گئی۔ میں ان کا چہرہ کھولنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برابر فرشتے (تمہارے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام) پر پروں سے سایہ کرتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

❁ ❁ ❁

وَعَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ تَعَالَی الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی صدق دل سے شہادت کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجات تک پہنچا دیتا ہے۔ اگرچہ وہ بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو۔ (اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔)

❁ ❁ ❁

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سچے دل سے شہادت کا طالب ہوتا ہے اس کو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے۔ اگرچہ وہ شہید نہ ہوا ہو (مسلم)

❁ ❁

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا یَجِدُ الشَّھِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید ہونے والا شخص قتل کی تکلیف محسوس نہیں کرتا مگر جیسے تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: "اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ"، ثُمَّ قَالَ۔ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اَھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے مقابلہ پر تھے اور سورج غروب ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی دوران میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے ملاقات (مقابلہ) کرنے کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ رب العزت سے عافیت کی دعا مانگو، لیکن اگر (دشمن سے) مقابلہ ہو جائے تو جمے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے اللہ کتاب کو نازل کرنے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے والے ان کو شکست عطا فرما اور ہم کو ان پر غالب کر (بخاری و مسلم)

❁ ❁ ❁

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ "مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے واسطے خیر مضمر ہے (اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁ ❁ ❁

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۷۷۵۴۵

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۰ | یکم ذلقعدہ ۱۳۸۴ھ بمطابق ۵ مارچ ۱۹۶۵ء | شمارہ ۴۲


# بیماریوں کی جڑ

ملک میں شرح اموات کا جائزہ لیا جائے تو صاف طور پر یہ بات سامنے آئے گی کہ اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ اموات پیچش، ٹائیفائڈ، ملیریا اور چیچک سے ہوتی ہیں اور صحت عامہ پر خرچ ہونے والی رقم کا بڑا حصہ بھی انہی امراض کی روک تھام پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان بیماریوں کی جڑ کی طرف توجہ نہیں دی جاتی

جہاں تک ان بیماریوں کے ظاہری اسباب، گندگی یا جراثیم کی پیدائش وغیرہ کا تعلق ہے ان کے ختم کرنے کی تو حکومت کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کرتی ہے اور اس مرتبہ ملیریا کی وارداتوں میں بہت حد تک کمی بھی ہو گئی ہے۔ لیکن ناقص خوراک، بھوک اور گرانی جو ان بیماریوں کی جڑ ہے، کا کوئی سدباب نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی صحتیں روز بروز گرتی چلی جاتی ہیں۔ مختلف بیماریوں کے جراثیم ان کو مغلوب کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے اور وہ نت نئی بیماریوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

عام طور پر ہر اس شخص کو جو چلنے پھرنے کے قابل ہو صحت مند خیال کیا جاتا ہے لیکن فی الواقعہ یہ بہت بڑی بھول ہے۔ درحقیقت صحت سے مراد مکمل جسمانی، ذہنی، سماجی اور معاشی بہبود ہے اور اس پیمانے سے ماپا جائے تو چند ہزار افراد کے علاوہ تمام کے تمام افرادِ قوم ہی مریض نظر آئیں گے۔ ملک کی اکثریت غریب ہے اور دولت صرف چند گنے چنے گھرانوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے

بیکاری عام ہے۔ گرانی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک دیہاتی پیاز سے روٹی کھا کر گزر کرتا ہے۔ بہت سے لوگ سالن کے بجائے اچار سے روٹی کھاتے ہیں، اکثر لوگ ایسے بھی ہیں جن کو دو وقت کا کھانا میسر نہیں آتا

اور حال یہ ہے کہ روزگار کی گارنٹی حکومت بھی دینے کو تیار نہیں نتیجۃً عوام ذہنی اور معاشی پریشانیوں میں مبتلا جسمانی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں۔ ناقص غذا رہی سہی کسر پوری کر دیتی ہے اور وہ کمزور سے کمزور تر ہو کر مختلف بیماریوں کے جراثیم کی شکارگاہ بن جاتے ہیں۔

سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ ملک سے گرانی دور کی جائے۔ بیروزگاری کا علاج کیا جائے اور عوام کو اچھی خوراک مہیا کی جائے۔ اچھی خوراک کا معیار جس سے صحت پوری طرح بحال رہ سکے۔ یہ ہے کہ اس میں انڈا، مچھلی، پھل گوشت، دودھ، روٹی لازمی طور پر شامل ہوں۔ یہاں اکثر لوگوں کو روٹی بھی میسر نہیں اور اگر ہے تو وہ بھی صرف دال اور سبزی یا اچار کے ساتھ

ہر چیز انتہائی گراں ہے۔ اچھی خوراک صرف امیروں، وزیروں، رشوت خوروں، ذخیرہ اندوزوں، منافع خوروں، چور بازاری کرنے والوں اور ملاوٹی کاروبار کرکے عوام کی صحت سے کھیلنے والوں کے پیٹ میں جاتی ہے کیونکہ ان کی قوت خرید انہیں انڈے، پھل اور دوسری اشیائے صرف کے خریدنے کی اجازت دیتی ہے۔ مزید مصیبت یہ ہے کہ اگر متوسط طبقہ کے لوگ بھی یہ چیزیں خریدنا شروع کر دیں تو بھاؤ اور چڑھ جاتے ہیں جن کی وجہ سے اشیائے صرف کا خریدنا ان کے بس کی بات نہیں رہتا۔ بعض بدبخت ایسے بھی ہیں کہ وہ پیٹ پر لات مار کر سینما اور فیشن پر اپنی دولت خرچ کرتے ہیں اور اس طرح خود بھی بھوکوں مرتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بھوکوں مارتے ہیں۔ درمیانے طبقہ کا یہ حال ہے کہ وہ معیار زندگی کی لپیٹ میں آ کر کوٹ پتلون اور سینما پر تو خرچ کر دیتے ہیں لیکن کھاتے وہی دال ساگ اور تیسرے درجہ کی خوراک ہیں جس کی وجہ سے ان کی صحت پر اثر پڑتا ہے اور کئی بیماریوں کے جراثیم کو ان کے گھروں میں پناہ ملتی ہے۔ پھر طبی امداد اس قدر گراں ہے کہ عام آدمی اپنا علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ جس شخص کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی میسر نہ آئے وہ اپنا علاج کیا کرا سکتا ہے۔

چنانچہ صاف واضح ہے کہ اگر ہم ملک سے بیماریوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ شرح اموات کو کم کرنا چاہتے ہیں اور ملک میں صحت مند افراد کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے گرانی، بھوک اور معاشی بدحالی کا خاتمہ کرنا ہوگا رشوت خور، ملاوٹی کاروبار کرنے والے، چور بازاریئے، ذخیرہ اندوز، منافع خور اور تن آسانی کا مزہ لوٹنے والے ملازم احتساب کے شکنجہ میں جکڑتا ہوں گے، لوگوں میں حب الوطنی، انسانیت دوستی اور خوف خدا کے جذبات بیدار کرنا ہوں گے۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جس سے بیماریوں کی جڑ کٹ سکتی ہے اور ملک میں صحت مند افراد نشو و نما پا سکتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

# مجلس ذکر

## دوزخ کے گرد خواہشات نفسانی کی باڑ ہے اور جنت کے گرد ناپسندیدہ طبع چیزوں کی باڑ ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ (رواہ بخاری)

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو باڑ دی گئی ہے خواہشات نفسانی کی، اور جنت کو گھیر دیا گیا ہے ناپسندیدہ طبع چیزوں کی باڑ سے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر انسان دنیا کی لذت اور شہوات کی طرف متوجہ ہوگا تو وہ دوزخ میں جائے گا اور اگر رضائے الٰہی کی خاطر دنیا کی تکالیف و مصائب کا مقابلہ کرے گا، تن، من، دھن کی قربانی دے گا، سختیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے گا تو جنت میں جگہ پائے گا، اور ابدی آرام و راحت کے مزے لوٹے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مختصر اور جامع الفاظ میں ایک بہت بڑی حقیقت بیان فرمادی۔ زندگی کی راہیں متعین کردیں اور بتا دیا کہ جنت کی راہ کونسی ہے اور کن اسباب کی بنا پر دوزخ انسان کا ٹھکانہ بن سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور واضح طور پر فرما دیا ہے کہ جو شخص خواہشات نفسانی کے تابع ہے وہ دوزخی ہے اور جو ناپسندیدہ طبع کام کرنے والا ہے وہ بہشتی ہے۔

مثلاً سردی کے موسم میں صبح کی نماز کے وقت گرم گرم بستر سے اٹھ کر وضو کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ دل یہی کہتا ہے کہ آرام سے سوئے رہو۔ اور خواب خرگوش کے مزے لوٹو۔ ظاہر ہے اس وقت اٹھنا خلاف طبع ہے اور خواہش نفس کے خلاف ہے۔ نفس یہی مشورہ دے گا۔ ذرا اور سولیں۔ نماز کی کیا جلدی پڑی ہے۔ پھر کبھی پڑھ لیں گے، اور اس طرح خواہش نفس غالب ہوکر آدمی کو جہنم کا ایندھن بنا دینے کا باعث بنے گی۔ لیکن اگر نفس کا کہنا نہ مانا۔ اس کے حکم کی تعمیل نہ کی اور اس وقت گرم بستر کو چھوڑنے اور ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی تکلیف برداشت کرلی، اپنی مرضی بالائے طاق رکھ کر خدا کی مرضی پر عمل کیا۔ راحت و آرام کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشات کی قربانی کردی، تو یقیناً جنت میں جگہ پائے گا۔

گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کے وقت دل یہی چاہے گا کہ سخت دھوپ ہے، آرام کرلو، ذرا ٹھہر کر نماز ادا کرلینا۔ اب اگر نفس کے جھانسے میں آگئے اور اس کے فریب میں مبتلا ہوگئے تو پہلے دن تو نماز دیر سے پڑھی جائے گی پھر قضا ہونی شروع ہوگی۔ اور رفتہ رفتہ سرے سے نماز ہی جاتی رہے گی۔ اس کی توفیق ہی سلب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غفلت اور فریب نفس سے محفوظ رکھے۔

محترم حضرات! آج کچھ معاملہ ہی الٹ چکا ہے۔ آپ اگر اپنے گرد و پیش پر نگاہ دوڑائیں تو صاف نظر آئے گا کہ خواہشات نفسانی کی تکمیل، معاصی یا دوزخ میں لے جانے والے اعمال چونکہ لذات و شہوات کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ لوگ پروانہ وار ان کی طرف لپک رہے ہیں اور طاعات یا جنت میں لے جانے والے ناپسندیدہ طبع اعمال نفس انسانی پر شاق اور گراں گذرتے ہیں اس لئے بہت کم لوگ اس کی طرف میلان رکھتے ہیں۔

سینماؤں اور مساجد کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ سینما ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرے پڑے ہیں۔ اور مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے۔

اب آپ ہی بتایئے۔ یہ خدا کا غضب نہیں تو اور کیا ہے، کہ بے حیائی عام ہے، عریانی کا دور دورہ ہے۔ ہر طرف نیم برہنہ جسم لوگوں کو دعوت نظارہ دیتے نظر آتے ہیں۔ شرم و حیا نے منہ ڈھانپ لیا ہے خدا کا دین مظلوم دکھائی دیتا ہے۔ اہل حق کمیاب ہیں اور لذات و شہوات کی فراوانی لوگوں کو جوق در جوق دوزخ کی طرف کھینچ کرلے جا رہی ہے۔

ان حالات میں قرآن و حدیث سے وابستگی انتہائی ضروری ہے اور ماحول کے برے اثرات کا علاج صرف اہل اللہ کی صحبت سے ہوسکتا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اگر انسان نیک صحبت اختیار کریگا تو وہ دوسروں کو تہجد، چاشت، اشراق اوابین کے نوافل پڑھتا دیکھ کر خود بھی ان کا پابند ہو جائے گا۔

صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی سامنے رکھ کر اپنی زندگی گذاری تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگئے۔ اور جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی زندگی کو اپنایا وہ بھی فلاح دارین سے ہمکنار ہوئے۔

محبت نبویؐ میں سرشار، نفس امارہ کو شکست دینے والے، دنیا کی لذات و شہوات کو ترک کرنے والے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے والے آپ انگلیوں پر گن سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کمیاب ہیں لیکن نایاب نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے یہ مجلس ہزاروں مجلسوں سے بہتر ہے کیونکہ ہم فقط اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد میں بیٹھ کر سکون اور طمانیت قلب کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ تھوڑی سی محنت قبول فرمالے۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ لذات و شہوات اور شیطانی کاموں سے محفوظ رکھے اور ہمیں سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## تبدیلی پتہ

حضرت مولانا محمد صابر خادم خاص حضرت لاہوریؒ آجکل کوٹ عبدالمالک میں قیام پذیر ہیں جہاں جامعہ صدیقیہ حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کی سرپرستی میں زیر تعمیر ہے۔ متعلقین مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مولانا محمد صابر مہتمم جامعہ صدیقیہ کوٹ عبدالمالک ڈاکخانہ خاص

خطبۂ جمعہ ۲۳ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۶ فروری ۱۹۶۵ء

# دنیا کی زندگی عارضی اور فانی ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

الحمد و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۳۲)

اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے البتہ آخرت کا گھران لوگوں کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار ہوتے۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟

## حاشیہ شیخ الاسلامؒ

کفار تو یہ کہتے تھے کہ دنیوی زندگی کے سوا کوئی زندگی ہی نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ فانی اور مکدّر زندگی حیاتِ اخروی کے مقابلہ میں محض ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ یہاں کی زندگی کے صرف ان ہی لمحات کو زندگی کہا جا سکتا ہے جو آخرت کی درستی میں خرچ کئے جائیں۔ بقیہ تمام اوقات جو آخرت کی فکر و تیاری سے خالی ہوں ایک عاقبت اندیش کے قریب لہو و لعب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ پرہیزگار اور سمجھدار لوگ جانتے ہیں کہ ان کا اصلی گھر آخرت کا گھر اور حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

**حاصل** یہ نکلا کہ دنیا کی زندگی عارضی اور فانی زندگی ہے اور دل بہلاوے اور کھیل تماشہ کے علاوہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ درحقیقت انسان کا اصلی گھر آخرت کا گھر اور حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

## ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مستورد ابن شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ واللّٰہ مَا الدُّنْیَا فی الاٰخرہ الا مِثْلَ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ

روایت ہے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں بس ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔

**مقصد** یہ ہے کہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں اتنی بے حقیقت ہے جتنا کہ دریا کے مقابلے میں انگلی پر لگا ہوا پانی۔ اب جب کہ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ آخرت کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب محدود اور فانی ہے اور اس کے مقابلہ میں آخرت اور آخرت کی ہر چیز لامحدود اور غیر فانی ہے تو پھر دنیا سے جی لگانے کا فائدہ کیا؟ اور اس کی طلب میں سرگردان و پریشان ہونے کا حاصل کیا؟ بے وقوف اور عاقبت نااندیش ہیں وہ لوگ جو دنیا کے حصول کے لئے تو مارے مارے پھرتے ہیں لیکن اپنے اصلی گھر یعنی آخرت کی تیاری سے غافل اور بے خبر ہیں۔

بزرگانِ محترم!

مذکورہ بالا آیت قرآنی اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا کی زندگی کی پوری حقیقت مختصر الفاظ میں بیان ہوگئی ہے۔ ارشاد ربانی کس قدر واضح ہے کہ دنیا کی زندگی کھیل کود اور دل بہلاوے کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتی پس ہر شخص جو تھوڑی بہت عقل رکھتا ہے اور جسے سوچ بوجھ سے کچھ حصہ ملا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ کھیل کود اور تماشہ صرف چند لمحوں کی تفریح کا نام ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ کھیلتا کودتا اور تفریح و تماشہ میں مشغول رہے۔ اسے جان لینا چاہیئے کہ جس طرح کھیل تماشے کی کوئی حیثیت نہیں اور یہ صرف چند لمحوں کے لئے اور عارضی ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی زندگی بھی تھوڑی اور محدود مدت تک رہنے والی عارضی چیز ہے۔ ہمیشہ اس دنیا میں نہ کوئی رہا ہے اور نہ رہ سکتا ہے۔

**پس** جان لو کہ جو شخص دنیا ہی کے دھندوں میں پھنسا رہتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی اپنا سارا وقت کھیل کود میں گنوا دے، ضائع کر دے اور کوئی تعمیری کام نہ کرے جس سے مقصد زیست پورا ہو۔ اندازہ فرمایئے کیا کوئی عقل مند کھیل، کود میں مشغول اور مقصد سے غافل آدمی کو کام کا آدمی کہہ سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ہمیں بھی اپنا تمام وقت دنیا کے دھندوں میں اور حصولِ دنیا ہی کی تگ و دو میں صرف نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ وقت فکر آخرت اور تعمیر آخرت کی تیاری میں گذارنا چاہیئے۔

یاد رکھیے!

دنیا اور دنیا کی کوئی خواہش پائیدار نہیں۔ انسان کے دل میں بے انداز خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ آج ایک خواہش محبوب و مطلوب ہوتی ہے تو کل اسی سے جی اکتا جاتا ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ وہ ہر خواہش کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اس کے حصول کی پوری تگ و دو کرتا ہے۔ جان توڑ کوششیں کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی خوشی پائیدار رہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ پھر وہ اس سے اکتا جاتا ہے یا خواہش کو پورا کرنے کے بعد جی بھر جاتا ہے۔ اور وہ اپنے کئے پہ نادم ہوتا ہے۔ قوائے جسمانی جواب دے جاتے ہیں۔ وہ تھکے ہارے مسافروں کی طرح گر پڑتا ہے اور اس قابل نہیں رہتا کہ اپنی خواہش پوری کر سکے۔ مگر جی پھر بھی للچاتا رہتا ہے۔ لیکن قوتیں جواب دے جاتی ہیں اور وہ غالب کے اس شعر سے

گو ہاتھوں میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے

کی پوری تصویر بن جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آخرت کی زندگی کی جو خواہش ہوگی اس کے پورا کرنے میں نہ تکان محسوس ہوگی نہ قوت ختم ہوگی، نہ ضعف و ناتوانی اور رنج و غم سے پالا پڑے گا، نہ بیماری آستے گی۔ اور نہ موت جیسی کوئی چیز لاحق ہوگی۔ وہ زندگی ابدی اور غیر فانی زندگی ہوگی۔ حقیقی اور اصلی زندگی ہوگی، ایسی زندگی جس کی تمنا ہر مسلمان کو کرنی چاہیے اور جو ایک مومن کا منتہائے مقصود ہے لیکن یہ زندگی حاصل فقط ان ہی خوش بخت لوگوں کو ہوگی۔ جنہوں نے اس دنیا میں تقویٰ و پرہیزگاری کو شعار بنایا۔ معنی یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کا ڈر محسوس کرکے وہ تمام کام چھوڑ دیے جن سے اللہ اور اس کے پیارے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور ان تمام احکام کی بجاآوری کی حتی المقدور کوشش کی اور انہیں بجا لاتے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہیں۔ پس کیا تم میں اتنی عقل نہیں کہ تم عارضی اور فانی چیز کو چھوڑ کر ابدی اور غیر فانی چیز کو اختیار کرو۔

حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ العزیز اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی ہر چیز حتیٰ کہ دنیا کی بیماریاں بھی ناپائیدار ہیں۔ دنیا کی ہر بیماری اور بڑی سے بڑی مصیبت بھی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ مگر روحانی بیماریاں قبر میں بھی ساتھ جاتی ہیں۔ اور حشر میں بھی ساتھ ہی رہیں گی۔ اسی طرح اس دنیا میں سے نیک اعمال بھی مومن کے ساتھ ہو جائیں گے اور آخرت میں یہی نیک اعمال اثاثہ ثابت ہونگے۔ اور کام آئیں گے۔ اگر مومن کے ساتھ اعمال صالحہ کا زادِ راہ نہ ہوا تو اسے آخرت میں سخت مشکلات پیش آئیں گی۔ لیکن اگر اعمال صالحہ کا ذخیرہ اور زادِ راہ ساتھ ہوا تو انشاء اللہ قبر میں بھی کام آئے گا۔ حشر میں بھی ساتھ دے گا۔ اور جنت کی منازل بھی آسانی سے طے ہوتی چلی جائیں گی۔

محترم حضرات!

یاد رکھئے کہ اگر آپ نے یہاں چند روزہ زندگی میں نام پیدا کر لیا، بے حد دولت کمائی، کوٹھیاں اور بلڈنگیں تعمیر کرلیں، آپ کی عزت و شہرت کے چرچے ہونے لگے، لوگوں نے آپ کو جھک جھک کر سلام کئے آرام و آسائش دنیوی کے سارے سامان آپ نے مہیا کر لئے لیکن آخرت کا سامان تیار نہ کیا، یاد خداوندی سے غافل ہوگئے موت کو فراموش کر دیا، کتاب و سنت کی تعلیمات سے رُوگردانی کی تو آخرت میں یہ سب چیزیں بیکار ثابت ہونگی، کسی کام نہ آئیں گی۔ اور وہ ہمیشہ کی زندگی، حقیقی اور اصلی زندگی، ابدی اور غیر فانی زندگی بے قراری اور اضطراب میں گذرے گی۔ مچھلی کی طرح تڑپتے ہوتے گذرے گی۔ اور پھر کسی سمت حفظ و امان میسر نہ آئے گی۔ وہ زندگی پھر ایسی زندگی ہوگی کہ جہاں کوئی بڑے سے بڑا اور ہمدرد سے ہمدرد شخص بھی کسی دوسرے کے کام نہ آ سکے گا۔ چنانچہ اس وقت کو غنیمت جانو۔ وقت کو رائیگاں نہ جانے دو۔ آخرت کی تیاری میں لگ جاؤ۔ فکرِ آخرت کو اپنے قلب و ذہن پر مسلط کرلو۔ ہر گھڑی یاد الٰہی میں مشغول رہو اور اپنی زندگی کو ہادیٔ کائنات، فخر موجودات جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز پر ڈھالنے کی کوشش میں مصروف ہو جاؤ۔ کیونکہ انسانیت کی معراج درحقیقت رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں ہی پنہاں ہے۔ مزید برآں اس دنیا کو اپنا اصلی گھر نہ سمجھو۔ حقیقی اور اصلی گھر آخرت ہی کو جانو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد

کُن فِی الدُّنیَا کَاَنَّکَ غَرِیبٌ

(اس دنیا میں مسافروں کی طرح رہو) کی سچی تصویر بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فکرِ آخرت کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد اویس صاحب نگرامی

# محبت الٰہی کی مثال

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی رحمت اور ان کی محبت کو بعض موقعوں پر بڑے ہی مؤثر طریقہ سے ظاہر فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ کسی لڑائی میں ایک عورت کا بچہ گم ہوگیا محبت کی دیوانگی میں اس عورت کا یہ حال تھا کہ جو بچہ بھی سامنے آجاتا اس کو سینے سے لگا لیتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کیا یہ عورت اپنے بچہ کو اپنے ہاتھ سے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ نہیں، فرمایا تو جتنی محبت اس ماں کو اپنے بچے سے ہے خدا کو اپنے بندوں سے اس سے کہیں زیادہ محبت ہے!

ایک صحابی حاضر خدمت ہوتے ہیں ان کی چادر میں ایک پرند اور اس کے بچے بندھے ہوئے ہیں، کہا یا رسول اللہ میں نے ایک جھاڑی سے ان بچوں کو اٹھا کر کپڑے میں لپیٹ لیا ماں نے دیکھا تو سر پر منڈلانے لگی، میں نے ذرا سا کپڑا کھول دیا تو فوراً آکر بچوں پر گر پڑی، ارشاد فرمایا کیا بچوں کے ساتھ ماں کی اس محبت پر تم کو تعجب ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو نبی بنایا جو محبت اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے خدا کو اپنے بندوں سے اس سے بہت زیادہ محبت ہے۔

ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک ماں کو اپنی اولاد سے جتنی محبت ہوتی ہے کیا خدا کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ نہیں ہے؟ فرمایا ہاں بیشک ہے۔ وہ عورت بولی تو کوئی ماں اپنی اولاد کو خود آگ میں ڈالنا گوارا نہ کرے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے پھر سر اٹھا کر فرمایا۔

"خدا اس بندے کو عذاب دیتا ہے جو سرکشی سے ایک کو دو کہتا ہے"۔ خود اللہ تعالیٰ کے ناموں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کے ہر نام کے اندر بندوں کے ساتھ لطف و مہربانی کا عجیب خزانہ پوشیدہ ہے مثلاً الرحمٰن، بہت رحم کرنے

باقی صفحہ ۱۸ پر

# اقوالِ بزرگاں

محمد شفیع عمرالدینی

ے دلا گر بخت مندی و ہوشیاری
بقولِ ہوشمنداں گوش داری
(سعدیؒ)

### (۱) نیک اعمال کا چھپانا

ایک بزرگ نے فرمایا کہ اپنی نیکیوں کو اس طرح پوشیدہ رکھو جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔
(امام غزالیؒ)

### (۲) اعمال کی پرکھ

حضرت سر عطا اسلمی رحمۃ اللہ علیہ بڑی احتیاط سے کپڑے کا ایک تھان بن کر فروخت کرنے کے لئے بازار لے گئے۔ بزاز نے اسے بغور دیکھا اور یہ کہہ کر قیمت کم کر دی کہ اس کے بننے میں بہت سے نقص ہیں۔ حضرت عطاؒ یہ سن کر رونے لگے اور بہت روئے۔ بزاز بڑا شرمسار ہوا اور بولا کہ حضرت مجھے معاف فرمائیں اور جو قیمت آپ فرمائیں میں پیش کرنے کو تیار ہوں

حضرت عطاؒ نے فرمایا کہ میرا رونا اور سبب سے ہے۔ میں کپڑا بننا خوب جانتا ہوں اور یہ تھان میں نے کوشش کر کے اچھا بنا ہے تاکہ اس میں کوئی نقص نہ رہے۔ جب میں نے اسے آپ جیسے پرکھنے والے کے روبرو پیش کیا تو آپ نے اس میں بہت سارے نقص ظاہر کر دیئے جن کی مجھے کوئی خبر نہ تھی لہٰذا قیامت کے دن کیا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمارے اعمال کی پیشی ہوگی۔ اس دن اعمال میں بھی اس قدر عیب اور خامیاں ظاہر ہوں جن سے ہم بالکل غافل ہیں۔ (امام غزالیؒ)

### (۳) نفلی عبادت کی کثرت

حضرت جعفر صبیحی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بسرہ عابدؒ کو دیکھا کہ کثرت ریاضت کے باعث اس کی پسلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔

میں نے عرض کیا کہ آپ اس قدر مجاہدہ کیوں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب سے زیادہ وسیع ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم نے مجھ میں ناامیدی کی کونسی علامت دیکھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف - آیت ۵۶)

(بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے)۔

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عابد کی اس بات نے مجھے رُلا دیا۔

لہٰذا اس نکتے کو خوب ذہن میں رکھو۔ اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔
(امام غزالیؒ)

### (۴) تین تفکرات

ایک عارف باللہ نے فرمایا کہ تفکرات کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) عبادت کا غم :- کیا خبر کہ قبول ہوگی یا نہیں۔

(۲) گناہ کا غم :- کیا پتہ کہ بخشا جائے گا یا نہیں۔

(۳) معرفت کا غم :- ایسا ہو کہ سلب ہو جائے۔ (امام غزالیؒ)

### (۵) حسب منشا کام کرنے کی لیاقت

دنیا میں دو قسم کے آدمی اپنا کام حسب منشا کر سکتے ہیں :-

ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔

اور دوسرا وہ شخص جو دلیر اور نڈر ہے۔ (امام غزالیؒ)

### (۶) اتباعِ سنت

بہت بڑی کرامت اتباعِ سنت ہے۔ ایک عالم حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوا۔ مگر نیت یہ کی کہ کوئی کرامت دیکھ کر بیعت کروں گا۔ تین راتیں آپ کی خدمت میں حاضر رہا۔ مگر جب کوئی کرامت نہ دیکھی تو مایوس ہو کر واپس جانے لگا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس عرصہ میں میرا کوئی کام خلافِ سنت بھی دیکھا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا الاستقامت فوق الکرامت (دین پر استقامت کرامت پر فوقیت رکھتی ہے) اتباعِ سنت اور پابندیٔ شریعت بڑی کرامت ہے۔ (حضرت فضل علی شاہ قریشیؒ)

### (۷) اصلی خوبصورتی

ظاہری زیبائش سے کیا فائدہ گدھی زیورات پہنانے سے خوبصورت نہیں ہو جاتی۔ اصلی خوبصورتی دینداری میں ہے۔ (ایضاً)

### (۸) فقیری کیا ہے؟

فقیری شعبدے دکھانے کا نام نہیں ہے۔ مسلمانوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت پر لانا اور شریعت کا پابند بنا دینا ہی کمال ہے۔ انبیاء علیہم اسلام بھی تو یہی کیا کرتے تھے۔ (ایضاً)

### (۹) چار حجتیں

اللہ تعالیٰ خلق کے چار قسم کے لوگوں پر قیامت کے دن چار انبیاء علیہم اسلام کو حجت کے طور پر پیش کرے گا۔

مالداروں پر حضرت سلیمان علیہ اسلام کو۔ فقیروں پر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو۔ غلاموں پر حضرت یوسف علیہ اسلام کو۔ اور مریضوں پر حضرت ایوب علیہ اسلام کو۔ (حضرت حاتم اصمؒ)

### (۱۰) اچھی سیرت

جو مسلمان نیک عملی اور راست کرداری کی زندگی بسر نہ کرے حقیقت میں وہ مسلمان نہیں۔
(محمد المدنی کی تلقین با محمد عبدہٗ)

### (۱۱) گناہوں کا اثر

کسی آدمی کو جو نماز باجماعت نہیں ملتی تو یہ بات کسی گناہ میں مرتکب ہونے کی وجہ سے ہے۔ بعض اکابرین کا قول ہے کہ اگر

میرے گدھے کی عادت بھی بگڑ جائے تو میں یہی سمجھوں گا کہ یہ میرے قصور کا نتیجہ ہے۔

ایک عارف کا فرمودہ ہے کہ میں اپنے گناہ کی عقوبت اپنے گھر کے چوہے میں بھی پاتا ہوں۔ (امام غزالیؒ)

## (۱۲) فرائض کی ادائیگی

صوفیائے خام ذکر و فکر کو ضروری سمجھ کر فرضوں اور سنتوں کے بجا لانے میں سستی کرتے ہیں۔ اور چلّہ اور ریاضتیں اختیار کر کے جمعہ و جماعت ترک کر دیتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ایک فرض کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا اُن کے ہزاروں چلوں سے بہتر ہے۔ ہاں آداب شرعیہ کو مدِنظر رکھ کر ذکر و فکر میں مشغول ہونا بہت ہی بہتر اور ضروری ہے۔

(مکتوبات امام ربانیؒ دفتر اوّل مکتوب ۲۶۶)

## (۱۳) نفس پر قبضہ کرنے کا طریقہ

انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کا مقصد اور شرعی تعلقات میں حکمت یہی ہے کہ نفس امارہ عاجز اور مغلوب ہو جائے۔ شرعی احکام نفسانی خواہشوں کے دور کرنے کے لئے وارد ہوئے ہیں۔ جس قدر شریعت کے موافق عمل کیا جائے اسی قدر نفسانی خواہشات کم ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احکام شرعی میں سے ایک حکم کا بجا لانا نفسانی خواہشوں کے دور کرنے میں اُن ہزاروں سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو اپنی طرف سے کئے جائیں کئی درجہ بہتر ہے۔ بلکہ ایسی ریاضت اور مجاہدے جو شریعت کے موافق نہ کئے جائیں وہ نفسانی خواہشات کو مدد و تقویت دینے والے ہیں۔

(ایضاً مکتوب ۵۲)

## (۱۴) اخلاص و ریا کی تشریح

جو کچھ تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرے وہ اخلاص ہے۔ اور جو کچھ لوگوں کے دکھانے کے لئے کرے وہ ریا ہے۔

(خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ)

## (۱۵) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا

طالب کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ اور ہر گھڑی اور ہر نیک کام میں انوار، اسرار، فیوض اور برکات کی تمیز کرنی چاہیئے۔ مثلاً جب نماز پڑھے تو معلوم کرے کہ انوار، اسرار اور برکات کس طرح آتے ہیں۔ اور زبانی کلمہ پڑھنے سے کیا حالات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور حدیث شریف کے مطالعہ سے کیا فیض حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح مضر باتوں کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ مثلاً یہ کہ حرام لقمہ یا شبہ کے لقمے سے کیا تاریکی ظاہر ہوئی ہے۔ اور کس طرح باطن میں پہنچی ہے۔ اور جھوٹ سے کیسی کدورت واقع ہوئی ہے۔

(حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ)

## (۱۶) طعام کی قسمیں

کھانا دو قسم کا ہے ایک وہ کھانا جس میں نفس کی رضامندی ہو۔ دوسرے وہ کھانا جو نفس کا حق ہو۔ نفس کی رضامندی لطیف کھانوں میں ہے۔ اور نفس کا حق اس قدر طعام ہے جو فرض اور سنت ادا کرنے کے لئے طاقت دے سکے۔ (ایضاً)

## (۱۷) خود کو کمترین سمجھنا

اللہ تعالیٰ کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جو اپنے آپ کو فرنگی کافر سے بہتر جانے پھر اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو خود کو اکابرِ دین سے اچھا خیال کرے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

## (۱۸) دنیا میں رہنے کا طریقہ

اپنے حقوق کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور دوسرے کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ اور موت کی تیاری میں مشغول رہنا چاہیئے۔

(جواہر علویہ صفحہ ۲۱)

## (۱۹) محاسبہ انفاس

جو شخص ہر سانس پر اپنے نفس سے باز پُرس نہ کرے اور اس کو متہم نہ سمجھے وہ ہمارے نزدیک مردوں کے دفتر میں نہیں لکھا جاتا۔

(شیخ احمد رفاعیؒ)

## (۲۰) معاش شریعت کے مطابق ہو

اللہ تعالیٰ کے دروازے سے سوکھی روٹی اور نمک ملا ہوا پانی ملے تو خوشی سے کھا لو۔ دوسروں کے دروازہ سے تازہ گوشت اور شہد بھی ملے تو وہ ہرگز نہ کھاؤ۔ اپنی معاش کے لئے شریعت کے مطابق حلال کمائی کا طریقہ اختیار کرو۔ (ایضاً)

## (۲۱) خود پسندی

اگرچہ اللہ تعالیٰ اور تیرے درمیان بہت سے حجاب ہیں۔ لیکن کوئی حجاب خود پسندی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ)

## (۲۲) اپنے عیوب پر نظر

اگر سارا جہان میری بُرائیاں بیان کرنے لگ جائے تو وہ اس قدر بیان نہ کر سکیں گے جس قدر میں خود ان کو جانتا ہوں۔

(حضرت ابو سلیمانؒ)

## (۲۳) نعمتوں کی قدر

جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں جانتا اللہ تعالیٰ انہیں نامعلوم طریقوں سے سلب کر لیتا ہے۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

## (۲۴) پر لطف زندگی

زندگی کا لطف انہیں باہمت لوگوں کے ساتھ ہے جن کے دل تقویٰ اور پرہیزگاری پر مائل ہیں۔ اور جن کو ذکرِ مولیٰ سے نشاط و انبساط حاصل ہوتی ہے۔ (ایضاً)

## (۲۵) صالحین کے ساتھ نیک گمان رکھنا

میں تمام عمر صالحین سے نیک گمان رہا اور ان کی خدمت کرتا رہا۔ یہی بات مجھے نفع دے رہی ہے۔

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

## (۲۶) موت کی تیاری

وہ افعال جن کی وجہ سے تجھے موت کا آنا گراں گزرتا ہو، ان کو چھوڑ دے پھر جس وقت موت آ جائے تو تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

(حضرت سلمان بن دینارؒ)

## (۲۷) گناہ اور دل کے روگ کی دوا

ایک دفعہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ بصرہ کے ایک کوچہ میں سے گزر رہے تھے۔ ایک نوجوان عبادت گزار بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کا گزر ایک طبیب کے مطب سے ہوا جسے دوا لینے والے مردوں عورتوں اور بچوں نے گھیر رکھا تھا۔ نوجوان بھی حکیم کے پاس گیا۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس گناہوں کو مٹانے اور دل کے روگوں سے شفا حاصل کرنے کی دوا ہے؟ طبیب

# مکتوب حجاز مقدس

از "کاروانِ رشیدی" وارد مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً ۔۔۔،
۲ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ

یہ مکتوب ایک مضمون ہے جو حضرات اساتذہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری نے حرم مکہ سے جامعہ رشیدیہ کے ناظم اور اساتذہ کے نام لکھا۔ قارئین خدام الدین کے لئے شریک اشاعت ہے

معظمی و محترمی حضرت ناظم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہم سب رفقاء آپ حضرات کی دعوات صالحہ سے بعافیت ہیں۔ اور آپ سب کے لئے بارگاہ ایزدی میں ہر مقام مقدس پر دعائیں کرتے ہیں۔ آپ حضرات تاخیر عریضہ کی وجہ سے خفا ہوں گے۔ مگر نظام ہی کچھ ایسا رہا۔ کہ خواہ مخواہ تاخیر ہو گئی۔ پاکستانی جہاز تو جمعرات کو ۱۰ بجے پہنچ گیا۔ مگر کسٹم ہاؤس سے عشاء کے بعد فراغت ہوئی۔ یہ لیلۃ القدر تھی جو سامان کی دیکھ بھال اور جدہ سے روانگی کی تیاری میں بسر ہوئی۔ علی الصبح شہر مقدس میں داخلہ ہوا۔ اطمینان سے عمرہ سے فارغ ہو کر جمعۃ الوداع ادا کیا۔ رمضان شریف کے تین دن باقی تھے۔ وقت غنیمت سمجھ کر تتابع عمرہ میں مشغول ہو گئے۔ رمضان شریف تیس دن اور عید منگل کو ہوئی۔ اب عظیم الشان شہر کی عید بھی عظیم الشان ہے۔ کہتے ہیں کہ چھ دن عید رہے گی۔ اور کاروبار بالکل بند، ڈاک خانہ اب تھوڑے وقت کے لئے کھلتا ہے۔ اور خطوط ارسال کرنے والوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں معذور تصور فرمائیں۔ کراچی اور جہاز کے ایام الحمد للہ بخیر و خوبی گذرے جہاز میں وعظ و ارشاد اور تعلیم مناسک کا سلسلہ خوب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک کپتان صاحب اور دوسرا عملہ کہتا تھا۔ کہ ایسا اہتمام اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ جدہ کی نواحی پہاڑیاں نظر آتے ہی نگاہیں جہاز کی بجائے حجاز مقدس کی سرزمین پر جم گئیں۔ اور لبیک کی صداؤں کے ساتھ ساتھ آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ بے ساختہ زبان پر آیا ؎

کہاں ہم کہاں نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی ہے

ہوتا ہے۔ جدہ سحری سے فارغ ہو کر بس میں سوار ہو گئے۔ اب شہنشاہِ ذوالجلال کا گھر قریب آتا جا رہا ہے ؎

اجازت ہو تو میں بھی آکر شامل ان میں ہو جاؤں
سنا ہے کل تیرے در پر ہجوم عاشقاں ہوگا
برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان بال،

یہی یہاں کے آداب ہیں۔ البلد الامین میں داخل ہو گئے۔ جس کا نام ہر مومن کی زبان پر اور جس کا اشتیاق جنت کی طرح دل میں رہتا ہے۔ روئے زمین پر ہزاروں حسین و جمیل مزین، منقش عمارتیں موجود ہیں۔ مگر جو جذب و کشش اس سادہ گھر اور سیاہ غلاف میں ہے۔ وہ کسی دوسری عمارت میں کہاں ہو سکتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا گھر جو ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے اس شہر مقدس میں اور خاص مسجد حرام میں جو صعوبتیں برداشت کیں۔ اور فتح مکہ کے بعد جس شان و شوکت سے آپ کا داخلہ ہوا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر کیسے تشریف آوری ہوئی۔ سب نقشے سامنے آجاتے ہیں۔ یہاں کی عید کا منظر عجیب و غریب تھا۔ ویسے تو سارا رمضان المبارک ہی رات بھر لوگ بیدار رہتے ہیں اور دن کو آرام کرتے ہیں۔ عید کی رات تو عید کی رات تھی۔ رات بھر تیاریاں ہوتی رہیں۔ تہجد کا وقت ہوا۔ بلد حرام کے ہر گوشے سے انسانوں کا سیلاب اُمڈ آیا۔ اور آناً فاناً مسجد حرام سفید پوش انسانوں کا بحر مواج معلوم ہونے لگی۔ فجر کی آذان ہوئی۔ امام حرم نے اپنے مخصوص لہجے میں نماز شروع کی۔ قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ الاٰیۃ۔ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ الاٰیہ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الاٰیۃ دو رکوع تلاوت کئے۔ عید کی آرائش و زیبائش میں اِن آیات کی تلاوت سے اِن سب چیزوں کی بے ثباتی اور آخرت کا نمونہ پیش کر کے عبرت کا سامان مہیا کر دیا۔

آج اگر ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل۔ ابوالاشد موجود ہوں۔ تو ان پر کیا گذرے۔ یحسرۃ علی العباد سورج طلوع ہوا۔ عید کی نماز شروع ہو گئی۔ بعدازاں فصیح و بلیغ پُرمغز خطبہ سبحان اللہ! ؎

حرم سطح زمین پر مرکز عشق و محبت ہے
جسے کہتے ہیں صحرائے عرب بحر حقیقت ہے

---

جسے کہتے ہیں حاجی غیرت صد قیس ہوتا ہے
پکڑ کر دامنِ لیلائے کعبہ خوف روتا ہے

نہ جانے سحر کیا کرتی ہے یہ کالی ردا دامی
کہ لاکھوں قیس آکر چومتے ہیں عتبۂ عالی

---

جسے کہتے ہیں بطحا منزل عشق الٰہی ہے
یہاں شاہی فقیری ہے، فقیری رشک شاہی ہے

یہ ہر مسلمان کا دینی اور ایمانی وطن ہے۔ جہاں ہر زمانے میں محبت مشتاق کو پہاڑیوں کی چوٹیوں وادیوں کی گہرائیوں اور سمندر پار سے کھینچ کر لاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب فضل و احسان بیکراں لطف و انعام ہے۔ کہ اس نعمت عظمیٰ سے نوازا۔ یہی بیت اللہ جس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اب نگاہوں کے سامنے ہے۔ اب ہم گنہگار ہاتھوں سے اس کے غلاف کو چھو سکتے ہیں۔ اس کو آنکھوں سے لگا سکتے ہیں۔ اس کی دیواروں سے چمٹ سکتے ہیں۔ اس کو دیکھنے سے آنکھوں کو سیری اور دل کو آسودگی نہیں ہوتی۔ جی چاہتا ہے۔ دیکھتے ہی رہیں۔ اس کی زیبائی و رعنائی جلال و جمال کی آمیزش الفاظ سے بالاتر ہے ؎

محاسنہ ھیولیٰ کل حسن
ومقناطیس آفئدۃ الرجال

حضرات اساتذہ تو عریضہ پڑھ ہی لیں گے۔ تمام طلباء عزیز کو سلام اور قبولیت کے لئے دعا کی درخواست۔ شوال المکرم انشاء اللہ تعالیٰ یہیں قیام ہوگا۔ اوائل ذیقعدہ میں بفضلِ تعالیٰ بارگاہ رسالت میں حاضری کا شرف حاصل کریں گے۔ آپ حضرات خوب یاد آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ سعادت بار بار نصیب فرمائے۔

ہماری رہائش، مکی صاحب کے دفتر کے سامنے والے مکان میں ہے۔ رمضان میں رات کو تمام شہر و بازار کھلا رہتا ہے اور دن کو بالکل بند۔ نمازوں کے اوقات

بیگم اصغر حسین

# قوی ایمان والی بیبیاں

میں یہ واقعات حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی "بہشتی زیور" سے لکھ رہی ہوں۔ امید ہے کہ ساری بہنیں اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں گی۔

حضرت سارہ، یہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی بیوی ہیں اور حضرت اسحاق علیہ اسلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا ان سے یہ کہنا کہ تمہارے سارے گھر والوں پر رحمت اور برکت ہے۔ یہ قصّہ قرآن شریف میں ہے۔ ان کی پارسائی اور ان کی دعا قبول ہونے کا قصّہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ اسلام ہجرت کرکے شام کو چلے، حضرت سارہ بھی سفر میں ساتھ تھیں، راستہ میں کسی ظالم بادشاہ کی بستی آئی۔ اس کمبخت سے کسی نے جاکر کہا کہ آپ کی عملداری میں ایک بیوی بڑی خوبصورت آئی ہے۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون عورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے۔ بیوی اس لئے نہیں بتایا کہ وہ اُن کو خاوند سمجھ کر قتل کر دیتا۔

جب آپ وہاں سے آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے دین میں میری تم بہن ہی ہو۔ پھر اس نے حضرت سارہ کو پکڑوا بُلایا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ اس کی نیت خراب ہے۔ انھوں نے وضو کرکے نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ میں تیرے پیغمبر پر ایمان لانے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجیئے۔ پھر اس کافر کا یہ حال ہوا کہ ہاتھ پاؤں زور زور پٹخنے لگا اور خوشامد کرنے لگا کہ اللہ سے دُعا کرو۔ میں اچھا ہو جاؤں۔ میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا اُن کو بھی یہ خیال ہوا کہ اگر مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اس عورت نے مار ڈالا۔ غرضکہ اُن کے اچھے ہونے کی دعا کر دی فوراً ارادہ کیا، آپ نے پھر بددعا کی، اس نے پھر منت سماجت کی، آپ نے پھر دعا کر دی۔

الغرض تین بار ایسا ہی ہوا۔ آخر جھلّا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لائے، ان کو رخصت کرو اور حضرت ہاجرہ جن کو اس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا اور وہ قبطیوں کی قوم سے تھیں۔ اس طرح خدا نے ان کی بھی عزّت بچا رکھی تھی، ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے پاس آگئیں۔

جس ظالم بادشاہ کا قصہ اوپر آچکا ہے اس نے حضرت ہاجرہ کو بطور لونڈی رکھ چھوڑا تھا۔ پھر اس نے حضرت سارہ کو دے دیا اور حضرت سارہ نے ان کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم کو دے دیا۔ ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمٰعیل دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکّہ شریف کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے آباد کریں۔

اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی ماں حضرت ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم ان کے نگہبان ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام ماں اور بچّہ دونوں کو لے کر جنگل بیابان میں چھوڑ آئے، جہاں اب مکّہ شریف آباد ہے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ کھجور کا رکھ دیا۔ جب وہاں پہنچا کر حضرت ابراہیم لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہ اسلام ان کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں اکیلے چھوڑے جاتے ہیں؟ حضرت ابراہیم نے کچھ جواب نہ دیا تب انھوں نے حکم فرمایا ہے؟۔ حضرت ابراہیم نے کہا "ہاں"۔

کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے۔ اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں، خرمے (کھجور) کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام کو دودھ پلاتیں، جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹے پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے، ماں اس حالت میں اپنے بچّے کو نہ دیکھ سکیں، پانی کی تلاش میں کوہِ صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی، شائد کہیں پانی کا پتہ لگ جائے۔ جب کہیں نظر نہ آیا تو اس پہاڑی سے اُتر کر، دوسری پہاڑی مروہ کی طرف چلیں کہ اس پر چڑھ کر دیکھیں گے۔ مروہ پہاڑی پر گئیں، وہاں بھی پانی کا کچھ پتہ نہ لگا، اُتر کر بے تابی میں پھر صفا کی پہاڑی کی طرف چلیں، اس طرح دونوں پر کئی پھیرے کئے، درمیان میں جو گڑھا تھا ہر بار دوڑ کر اس کو طے کرتی تھیں، اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اسی طرح حکم کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان میں سات پھیرے کریں۔

غرضکہ حضرت ہاجرہ اخیر پھیرے میں مروہ پہاڑی پر گئیں۔ اس وقت ان کے کان میں ایک آواز سی آئی۔ اس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہو گئیں، وہی آواز پھر آئی، آواز دینے والا کوئی نظر نہ آیا۔ انھوں نے پکار کر کہا کہ "میں نے آواز سُن لی ہے، اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہے تو مدد کرے"۔

اسی وقت جہاں اب "آب زمزم" کا کنواں ہے فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا، وہاں سے پانی اُبلنے لگا۔ انھوں نے چاروں طرف مٹّی کی ڈولی بنا کر اس کو گھیر لیا اور مشک میں بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچّے کو بھی پلایا۔ فرشتہ نے کہا کہ کچھ اندیشہ نہ کرنا، اس جگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے، یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بنائے گا اور یہاں آبادی ہو جائے گی۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا۔

اُدھر سے ایک قافلہ گذرا، وہ لوگ پانی دیکھ کر ٹھہر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی بھی یہیں حضرت ابراہیم علیہ اسلام

از ـــ ایم عبد الرحمٰن لودھیانوی ـ شیخوپورہ

# آلِ فرعون کے مردِ مومن کا شاندار عبرت آموز وعظ

## (از روئے قرآن)

قرآن مجید کی چالیسویں سورۃ (چوبیس پارہ میں ہے) کا نام سورۃ "مومن" ہے۔ اس میں ایک مردِ مومن کا ذکر ہے جو کہ فرعون کے خاندان میں سے تھا۔ بلکہ سدیؒ فرماتے ہیں کہ یہ فرعون کا چچا زاد بھائی تھا۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آل فرعون میں سے ایک تو یہ ایمان دار مرد تھا، دوسرے فرعون کی بیوی حضرت آسیہؒ ایمان لائی تھیں۔ تیسرا وہ شخص جس نے حضرت موسےٰؑ کو خبر دی تھی کہ سرداروں کا مشورہ تمہیں قتل کرنے کا ہو رہا ہے۔ یہ اپنے ایمان کو چھپاتے رہتے تھے لیکن قتل موسےٰ کی خبر سن کر ان سے ضبط نہ ہو سکا، اور یہی درحقیقت سب سے بہتر اور افضل جہاد ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے انسان کلمہ حق کہہ دے۔ یہ مومن بڑے مرتبہ کے مجاہد تھے

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (پ ۲۴ س المومن آیت ۲۸)

اور کہا ایک مومن شخص نے جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو جن عذابوں کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے ان میں سے کوئی تو کوئی تم پر پڑیگا اللہ تعالیٰ ان کی رہبری نہیں کرتا جو حد سے گذر جانے والے اور جھوٹے ہوں۔

پس عقلاً لازم ہے کہ تم اسے چھوڑ دو۔ جو لوگ اس کی بات مان رہے ہیں مانیں، تم کیوں اس کے درپئے آزار ہو؟ حضرت موسےٰؑ نے بھی فرعون اور فرعونیوں سے یہی کہا تھا کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سونپ دو۔ میں تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے رسولِ امین ہوں۔ تم خدا سے بغاوت نہ کرو۔ دیکھو میں تمہارے پاس کھلی دلیلیں اور زبردست معجزے لایا ہوں۔ تم مجھے سنگسار کر دو گے اس سے میں خدا کی پناہ لیتا ہوں اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھے چھوڑ دو۔

پھر قوم کو نصیحت کرتے ہیں اور انہیں خدائی عذابوں سے ڈراتے ہیں۔ بھائیو! تمہیں اللہ نے اس ملک کی سلطنت عطا فرمائی ہے۔ بڑی عزت دی ہے۔ تمہارا حکم جاری کر رکھا ہے۔ خدا کی اس نعمت پر تمہیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور اس کے رسولوں کو سچا ماننا چاہیئے۔ یاد رکھو اگر تم نے ناشکری کی اور رسولؑ کی طرف بری نظریں ڈالیں تو یقیناً تم پر خدا کا عذاب آ جائے گا۔ تبلاؤ اس وقت کس کو پکارو گے جو تمہاری مدد پر کھڑا ہو اور خدا کے عذابوں کو روکے یا ٹالے؟ یہ لاؤ لشکر یہ جان و مال کچھ کام نہ آئیں گے۔ فرعون سے اور تو کوئی معقول جواب بن نہ پڑا کھسیانہ بن کر قوم میں اپنی خیر خواہی جتانے لگا کہ میں تمہیں دھوکہ نہیں دے رہا۔ جو میرا خیال ہے اور میرے ذہن میں ہے۔ وہی تم پر ظاہر کر رہا ہوں حالانکہ دراصل یہ بھی اس کی خیانت تھی وہ بخوبی جانتا تھا کہ حضرت موسےٰؑ خدا کے سچے رسول ہیں۔ فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور انہیں صحیح راہ تک نہ پہنچنے دیا نہ پہنچایا۔

رسول اللہ فرماتے ہیں جو امام اپنی رعایا سے خیانت کھیل رہا ہو۔ وہ مر کر جنت کی خوشبو بھی نہیں پاتا۔ حالانکہ وہ خوشبو پانسو سال کی راہ پر آتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ

(پ ۲۴ ع ۹)

اس مومن نے کہا اے میری قوم کے لوگو! مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب نہ آئے جو دوسری امتوں پر آیا جیسے امتِ نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا حال ہوا۔

اس مومن کی آخری نصیحت کا حصہ بیان ہو رہا ہے کہ اس نے فرمایا دیکھو اگر تم نے خدا کے رسول کی بات نہ مانی اور اپنی سرکشی پر اڑے رہے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اگلی قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب خدا برس نہ پڑے۔

قوم نوح اور عادیوں ثمودیوں کو دیکھ لو کہ پیغمبروں کے نہ ماننے کے وبال میں ان پر کیسے عذاب آئے؟ اور کوئی نہ تھا جو انہیں ٹالتا یا روکتا۔ اس میں خدا کا کچھ ظلم نہ تھا۔ اس کی ذات بندوں پر ظلم کرنے سے پاک ہے۔ اُن کے لئے اپنے کرتوت تھے، جو ان کے لئے وبالِ جان بن گئے۔ مجھے تم پر قیامت کے دن کے عذابوں کا بھی ڈر ہے جو ہانک پکار کا دن ہے۔

اس دن لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے لیکن بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ آج ٹھہرنے کی جگہ یہی ہے۔ اس دن کوئی نہ ہوگا جو

بچا سکے اور خدا کے اور خدا کے عذابوں سے چھڑا سکے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی قادر مطلق نہیں وہ جسے گمراہ کردے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ پھر فرماتا ہے کہ اس سے پہلے اہل مصر کے پاس حضرت یوسفؑ خدا کے پیغمبر بن کر آئے تھے۔ آپ کی بعثت حضرت موسےٰؑ سے پہلے ہوئی تھی عزیز مصر بھی آپ ہی تھے اور اپنی امت کو خدا کی طرف بلاتے تھے۔ لیکن قوم نے ان کی اطاعت نہ کی۔ ہاں بوجہ دینوی جاہ کے اور وزارت کے تو انہیں ماتحتی کرنی پڑتی تھی۔ پس وہ مومن فرماتا ہے کہ تم ان کی نبوّت کی طرف سے شک میں ہی ہے آخر جب ان کا انتقال ہوگیا تو تم بالکل مایوس ہو گئے اور طمع کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اب تو اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر بھیجے گا ہی نہیں۔ یہ تھا ان کا کفر اور ان کی تکذیب۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں گمراہ کر دیتا ہے جو بے جا کام کرنے والا حد سے گذر جانے والا اور شک و شبہ میں مبتلا رہنے والا ہو یعنی جو تمہارا حال ہے یہی حال ان کا ہوتا ہے کہ جن کے کام اسراف والے ہوں اور جن کا دل شک و شبہ والا ہو جو حق کو باطل سے ہٹاتے ہیں، اور بغیر دلیل کے دلیلوں کو ٹالتے ہیں اس پر خدا ان سے ناخوش ہے۔ اور سخت تر ناراض ہے۔ ان کے یہ افعال جہاں خدا کی ناراضگی کا باعث ہیں وہاں ایمانداروں کی بھی ناخوشی کا ذریعہ ہیں۔ جن لوگوں میں ایسی خراب صفتیں ہوتی ہیں ان کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد انہیں نہ اچھائی اچھی معلوم ہوتی ہے نہ بُرائی بری لگتی ہے ہر وہ شخص جو حق سے سرکشی کرنے والا ہو اور تکبّر و غرور والا ہو۔

۳- وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَھْدِکُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ یٰقَوْمِ اِنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ز وَّ اِنَّ الْاٰخِرَۃَ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

(پ ۲۴ - ع ۱۰)

اس ایماندار شخص نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم سب میری پیروی کرو۔ میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کروں گا۔ اے میرے گروہ کے لوگو! دنیا کی زندگی متاع فانی ہے یقین جانو کہ قرار اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔ جس نے گناہ کیا ہے اس کے لئے تو برابر برابر کا ہی بدلہ ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت، اور ہو ایماندار تو یہی لوگ جنّت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔

فرعون کی قوم کا مومن مرد اپنی قوم کے سرکشوں، خودپسندوں اور متکبّروں کو نصیحت کرتے ہوتے کہتا ہے کہ تم میری بات مانو، میری راہ پر چلو۔ میں تمھیں راہِ راست پر ڈال دوں گا یہ شخص اپنی قوم کی حقیقی خیر خواہی کر رہا تھا پھر انہیں دنیا سے بے رغبت کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہتا ہے کہ دنیا ایک ڈھل جانے والا سایہ اور فناہ ہو جانے والا مقام ہے۔ لازوال اور قرار و ہمیشگی والی جگہ تو اس کے بعد آنے والی آخرت ہے۔ جہاں کی رحمت اور زحمت ابدی اور غیر فانی ہے جہاں برائی کا بدلہ تو اس کے برابر ہی دیا جاتا ہے، ہاں نیکی کا بدلہ بے حساب دیا جاتا ہے۔ نیکی کرنے والا مرد ہو چاہے عورت ہو۔ ہاں یہ شرط ہے کہ ایماندار ہو اسے اسکی نیکی کا ثواب اس قدر دیا جائے گا جو بے حد و حساب ہو گا۔

(۴) وَیٰقَوْمِ مَالِیْٓ اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجٰوۃِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ وَاُشْرِکَ بِہٖ مَا لَیْسَ بِہٖ عِلْمٌ ز وَّ اَنَا اَدْعُوْکُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ۝

(پ ۲۴ ع ۱۰)

اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلا رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ اسے شریک کروں۔ جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمھیں غالب بخشنے والے خدا کی طرف دعوت دے رہا ہوں

قوم فرعون کا مومن مرد اپنا وعظ جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں توحید کی طرف یعنی اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کی عبادت کی طرف بلا رہا ہوں۔ میں تمہیں خدا کے رسول کی تصدیق کرنے کی دعوت دے رہا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی طرف بلا رہے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں جاہل بن جاؤں اور بلا دلیل خدا کے اور اس کے رسولؐ کے خلاف کروں

غور کرو تمہاری اور میری دعوت میں کس قدر فرق ہے؟ میں تمہیں اس خدا کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جو بڑی عزت اور کبریائی والا ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف جھکے اور استغفار کرے اور حق یہ ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بُلا رہے ہو یعنی سوائے خدا کے بتوں کی عبادت کی طرف جنہیں دین و دُنیا کا کوئی اختیار نہیں، جنہیں نفع و نقصان پر کوئی قابو نہیں جو اپنے پُکارنے والے کی پُکار کو نہ سُن سکیں، نہ قبول کر سکیں نہ یہاں نہ وہاں۔ وہ تو قیامت کے دن اپنے پُکارنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے بالکل انکار کردیں گے۔ گو تم انہیں پُکارا کرو لیکن وہ نہیں سنتے اور بالفرض اگر سُن بھی لیں تو قبول ہی نہیں کر سکتے مرد مومن کہتا ہے کہ ہم سب کو لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جانا ہے وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کا بدلہ بھگتنا ہے۔ وہاں حد سے گزر جانے والے خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے والے ہمیشہ کے لئے واصل جہنم کر دیئے جائیں گے۔ تم گو اس وقت میری باتوں کی قدر نہ کرو لیکن ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ میری باتوں کی صداقت و حقانیت تم پر واضح ہو جائے گی اس وقت ندامت، حسرت اور افسوس کروگے لیکن وہ محض بے سُود ہوگا۔ میں تو اپنا کام سُپرد خدا کرتا ہوں میرا توکّل اُسی کی ذات پر ہے میں اپنے ہر کام میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں، مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں میں تم سے الگ ہوں اور تمہارے کاموں سے نفرت کرتا ہوں میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ خدا اپنے بندوں کے تمام حالات سے دانا بینا ہے جو ہدایت کے مستحق ہیں ان کی وہ رہنمائی کرے گا اور جو گمراہی کے مستحق ہیں وہ اس رہنمائی سے محروم رہیں گے۔ اس کا ہر کام حکمت والا اور اس کی ہر تدبیر اچھائی والی ہے۔

اس مومن کو خدا تعالیٰ نے فرعونیوں کے مکر سے بچا لیا۔ دنیا میں بھی وہ محفوظ رہا یعنی موسیٰؑ کے ساتھ اس نے نجات پائی اور آخرت کے عذابوں سے بھی محفوظ رہا۔ باقی تمام فرعونی بدترین عذابوں کا شکار ہوئے۔ سب دریا میں ڈبو دیئے گئے

پھر وہاں سے جہنم واصل کر دیئے گئے۔ ہر صبح و شام ان کی روحیں جہنم کے سامنے لائی جاتی ہیں قیامت تک انہیں یہ عذاب ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن ان کی روحیں جسم سمیت جہنم میں ڈال دی جائیں گی اور اُس دن اُن سے کہا جائے گا کہ اے آلِ فرعون! سخت دردناک اور بہت زیادہ تکلیف دہ عذابوں میں چلے جاؤ۔ (تفسیر ابن کثیرؒ)

## دوسری تفسیر بقلم حضرت عثمانیؒ

(۱) ایک مرد مومن جس نے فرعون اور اُس کی قوم سے اپنا ایمان ابھی تک مخفی رکھا تھا ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی (مجھ کو چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو مار ڈالوں) کے جواب میں بول اٹھا کیا تم ایک شخص کا ناحق خون کرنا چاہتے ہو اس بات پر کہ وہ صرف ایک اللہ کو اپنا رب کیوں کہتا ہے؟ حالانکہ وہ اپنے دعوے کی صداقت کے کھلے کھلے نشان تم کو دکھلا چکا اور اس کے قتل کی تم کو ضرورت بھی نہیں بلکہ ممکن ہے تمہارے لئے مضر ہو۔ فرض کرو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ثابت ہوا تو اتنے بڑے جھوٹ پر اللہ ضرور اس کو ہلاک یا رُسوا کر کے چھوڑے گا خدا کی عادت نہیں کہ وہ ایسے کاذب کو برابر پھولنے پھلنے دے۔ دنیا کو التباس سے بچانے کے لئے یقیناً ایک روز اس کی قلعی کھول دی جائے گی ایسے حالات بر روئے کار آئیں گے کہ دنیا علانیہ اس کی رسوائی و ناکامی اور کذب و دروغ کا تماشہ دیکھ لے گی اور تم کو خواہی نہ خواہی اُس کے خون میں ہاتھ رنگنے کی ضرورت نہ رہے گی اور اگر واقع میں وہ سچائی پر ہے تو دنیا و آخرت کے جس عذاب سے وہ اپنے جھٹلانے والوں کو ڈراتا ہے یقیناً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ تم کو ضرور پہنچ کر رہے گا لہذا پہلی شق پر اس کے قتل میں جلدی کرنے کی ضرورت نہیں اور دوسری شق پر اس کا قتل کرنا سراسر موجب نقصان و خسران ہے موسیٰ اگر بالغرض جھوٹا ہوتا تو ہرگز اس کا اللہ راہ نہ دیتا کہ وہ برابر ایسے ایسے معجزات دکھاتا رہے اور کامیابی میں ترقی کرتا چلا جائے اور اگر تم جھوٹے ہو کہ ایک سچے کو جھوٹا بتلا رہے ہو تو انجام کار اللہ تعالیٰ تم کو ذلیل و ناکام کرے گا۔

اپنے سامانوں اور لشکروں پر مغرور مت ہو آج تمہاری یہ شان و شکوہ ہے لیکن کل اگر خدا کے عذاب نے آ گھیرا تو کوئی بچانے والا نہ ملے گا یہ سب ساز و سامان یونہی رکھے رہ جائیں گے فرعون کہتا ہے کہ تمہاری تقریر سے میرے خیالات تبدیل نہیں ہوئے جو کچھ میرے نزدیک مصلحت ہے وہ ہی تم کو سمجھا رہا ہوں۔ میرے خیال میں بہتری کا راستہ یہی ہے کہ اس شخص کا قصہ پہلے ہی قدم پر ختم کر دیا جائے۔

مرد مومن کہتا ہے کہ اگر تم اسی طرح تکذیب و عداوت پر جمے رہے تو سخت اندیشہ ہے کہ تم کو بھی کہیں وہ ہی دن دیکھنا نہ پڑے جو پہلی قومیں انبیاء کا مقابلہ کر کے دیکھ چکی ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ہاں بے انصافی نہیں اگر ایسے سخت جرائم پر تم کو یا دوسری قوموں کو اُس نے تباہ کیا تو وہ عین عدل و انصاف کے تقاضے سے ہوگا۔ کونسی حکومت ہے جو اپنے سفیروں کو قتل اور رُسوا ہوتے دیکھتی ہے اور قاتلوں و ہٹ دھرموں سے بدلہ نہ لے؟

(۲) مرد مومن کہتا ہے کہ میں تم کو سب نشیب و فراز پوری طرح سمجھا چکا اس پر بھی تم نہ مانو تو سمجھ لو کہ تمہاری عناد و کجروی کی شامت سے اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہی کر لیا ہے کہ تم کو تمہاری پسندیدہ غلطی اور گمراہی میں پڑا رہنے دے پھر ایسے شخصوں کے سمجھنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے!۔

مرد مومن کی غرض یہ تھی کہ نعمت کی قدر زوال کے بعد ہوتی ہے حضرت یوسفؑ کی زندگی میں مصر والے ان کی نبوت کے قائل نہ ہوئے ان کی موت کے بعد جب مصر کی سلطنت کا بندوبست بگڑا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی آئندہ کبھی نہیں آئے گا۔ اسی طرح فی الحال تم کو موسیٰ کی قدر نہیں لیکن بعد میں پچھتاؤ گے۔

اللہ کی باتوں میں بغیر عقلی و نقلی دلیلوں کے جھگڑے ڈالتے ہیں اس سے بڑھ کر زیادتی اور بیباکی کیا ہوگی؟۔ اسی لئے اللہ اور اس کے ایماندار بندے ان لوگوں سے سخت بیزار ہیں اور ان کے انتہائی ملعون ہونے کا یہی سبب ہے۔ جو لوگ حق کے سامنے غرور کی وجہ سے گردن نہ جھکائیں اور پیغمبروں کے ارشادات سن کر سر نیچا نہ کریں آخر کار ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ اس طرح مہر کر دیتا ہے کہ پھر قبولِ حق اور نفوذ خیر کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

(۳) مردِ مومن نے کہا بھلائی اور بہتری کا راستہ وہ نہیں جو فرعون تجویز کرتا ہے بلکہ تم میرے پیچھے چلے آؤ تاکہ بہتری کے راستہ پر چلنا نصیب ہو۔ فانی و زائل زندگی اور چند روزہ عیش و بہار میں پڑ کر آخرت کو نہ بھولو۔ دنیا کی زندگی بہر حال بھلی بُری طرح ختم ہونے والی ہے اس کے بعد وہ زندگی شروع ہوگی جس کا کبھی خاتمہ نہیں۔ عاقل کا کام یہ ہے کہ یہاں رہتے ہوئے اس کی درستی کی فکر کرے ورنہ ہمیشہ کی تکلیف میں مبتلا رہنا پڑے گا معلوم ہوا کہ وہاں ایمان اور عمل صالحہ درکار ہیں مال و متاع کو کوئی نہیں پوچھتا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ عقلمند کو چاہیئے کہ موقعہ ہاتھ سے نہ دے۔

(۴) مردِ مومن نے کہا میرا اور تمہارا معاملہ بھی عجیب ہے میں چاہتا ہوں کہ تم کو ایمان کے راستہ پر لگا کر خدا کے عذاب سے نجات دلاؤں اور تمہاری کوشش یہ ہے کہ اپنے ساتھ مجھے بھی دوزخ کی آگ میں دھکیل دو۔ ایک طرف سے ایسی دشمنی اور دوسری جانب سے یہ خیر خواہی۔ تمہاری کوشش کا حاصل تو یہ ہے کہ میں معاذ اللہ خدائے واحد کا انکار کر دوں اس کے پیغمبروں کو اور ان کی باتوں کو نہ مانوں اور نادان جاہلوں کی طرح اُن چیزوں کو خدا ماننے لگوں جن کی اُلوہیت کسی دلیل اور علمی اصول سے ثابت نہیں۔ نہ مجھے خبر ہے کہ کیونکر ان چیزوں کو خدا بنا لیا گیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے خلاف دلائل قطعیہ قائم ہیں۔

(۵) میرا منشاء یہ ہے کہ کسی طرح تمہارا سر اس خدائے واحد کی چوکھٹ پر جھکا دوں جو نہایت زبردست بھی ہے اور بہت زیادہ خطاؤں کا معاف کرنے والا بھی ہے۔ مجرم کو پکڑے تو کوئی چھڑا نہ سکے اور معاف کرے تو کوئی روک نہ سکے وہی اس کا مستحق ہے کہ آدمی اُس کے آگے ڈر کر اور اُمید باندھ کر سر عبودیت جھکائے۔ یاد رکھو میں اُسی خدا کی پناہ میں آ چکا ہوں جس کی طرف تمہیں بلا رہا ہوں

ماسوی خدا کے کوئی چیز ایسی نہیں

جو دنیا و آخرت میں ادنیٰ ترین نفع و ضرر کی مالک ہو پھر غیر اللہ بندگی اور غلامی کا بُلاوا دینا جہل و حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر ایسی بے بس اور عاجز چیزوں کی طرف آدمی کیا سمجھ کر دعوت دے، اور تماشا یہ ہے کہ ان میں بہت چیزیں وہ ہیں جو خود بھی اپنی طرف دعوت نہیں دیتیں بلکہ دعوت دینے کی قدرت بھی نہیں رکھتیں۔

انجام کار پھر پھرا کر اُسی خدائے واحد کی طرف جانا ہے وہاں پہنچ کر اپنی زیادتیوں کا نتیجہ معلوم ہوگا بتلاؤ اس سے بڑھ کر کیا زیادتی ہوگی کہ عاجز مخلوق کو خالق کا درجہ دے دیا جائے؟ آگے چل کر جب اپنی زیادتیوں کا مزہ چکھو گے اُس وقت میری نصیحت کو یاد کرو گے کہ ہاں ایک مرد خدا جو ہم کو سمجھایا کرتا تھا وہ ٹھیک کہتا تھا لیکن اس وقت یاد کرکے پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا میں خدا کی حجت تمام کر چکا اور نصیحت کی بات سمجھا چکا تم نہیں مانتے تو میرا تم سے کچھ مطلب نہیں۔ اب میں اپنے آپ کو بالکل خدا کے سپرد کرتا ہوں اسی پر میرا بھروسہ ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ تم اگر مجھے ستانا چاہو گے تو وہی خدا میرا حامی و ناصر ہے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں وہ میرا اور تمہارا دونوں کا معاملہ دیکھ رہا ہے کسی کی کوئی حرکت اس پر پوشیدہ نہیں۔ ایک مومن قانت کا کام ہے کہ اپنی امکانی سعی کر چکنے کے بعد نتیجہ کو خدا کے سپرد کر دے۔

حق و باطل کی اس کشمکش کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ہمراہیوں کو (جن میں یہ مومنِ آلِ فرعون بھی تھا) فرعونیوں کے منصوبوں سے محفوظ رکھا۔ کوئی داؤ اُن کا چلنے نہ دیا بلکہ اُن کے داؤ پیچ خود اُن ہی پر الٹ پڑے۔ جس نے حق پرستوں کا تعاقب کیا مارا گیا اور قوم کی قوم کا بیڑا بحیرہ قلزم میں غرق ہوا۔ دوزخ کا ٹھکانہ جس میں وہ قیامت کے دن داخل کئے جائیں گے ہر صبح و شام اُن کو دکھلایا جاتا ہے۔ تاکہ نمونہ کے طور پر اس آنے والے عذاب کا کچھ مزہ چکھتے رہیں۔

## حاصل کلام

اللہ تعالیٰ دنیا میں نیک بندوں کا بول بالا کرتا ہے جس مقصد کے لئے وہ کھڑے ہوتے ہیں اللہ کی مدد سے اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ حق پرستوں کی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ درمیان میں کتنے ہی اُتار چڑھاؤ ہوں اور کیسے ہی امتحانات پیش آئیں مگر آخر ان کا مشن کامیاب ہو کر رہتا ہے علمی حیثیت سے حجت و برہان میں تو وہ ہمیشہ ہی منصور و کامیاب رہتے ہیں لیکن مادی فتح اور ظاہری عزت و رفعت آخرکار ان ہی کو حاصل ہوتی ہے سچائی کے دشمن کبھی معزز نہیں رہ سکتے ان کا غلو اور عروج محض ہنڈیا کا جھاگ اور سوڈے کا اُبال ہوتا ہے انجام کار مومنین و قانتین کے مقابلہ میں ان کو پست اور ذلیل ہونا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے اپنے اولیاء کا انتقام لئے بغیر نہیں چھوڑتا لیکن "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" میں جن مومنین کے لئے وعدہ کیا گیا ہے شرط یہ ہے کہ وہ حقیقی مومن اور رسولوں کے متبع ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران رکوع ۱۴) مومنین کی فضیلتیں قرآن میں جا بجا مذکور ہیں چاہیئے کہ مسلمان اس کسوٹی پر اپنے آپ کو کس کر دیکھ لیں۔

(از شیخ الاسلام حضرت مولانا بشیر احمد عثمانیؒ)

## بقیہ:- اقوالِ زریں

نے کہا "ہاں ہے"۔ نوجوان نے عرض کیا مجھے ایسی دوا بتا دیجئے۔ اس پر طبیب نے یہ نسخہ تجویز کیا۔

۱۔ فقر اور تواضع کے درختوں کی جڑیں۔
۲۔ توبہ کی ہڑ لے کر۔
۳۔ رضا کے ہاون میں ڈال کر۔
۴۔ قناعت کے دستہ کے ساتھ خوب باریک کوٹ لے۔
۵۔ پھر انہیں تقویٰ اور پرہیزگاری کی دیگچی میں ڈال کر
۶۔ اوپر حیا اور شرم کا پانی ڈال اور
۷۔ محبت الٰہی کی آنچ پر جوش دے
۸۔ پھر اس جوشاندہ کو شکر کے پیالے میں ڈال
۹۔ اور رجاء و امید کے پنکھے سے ٹھنڈا کر اور
۱۰۔ حمد کے چمچے سے پی۔

اگر ان دس اجزاء والے نسخے کا آپ نے استعمال کیا تو دنیا و آخرت کی سب بیماریوں اور تکلیفوں سے نجات پاؤ گے۔ (ابن حجرؒ)

## (۲۸) بے قراری کی دعا

حضرت طاؤسؒ کسی بیمار کی بیمارپرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ مریض نے عرض کی کہ حضرت میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا تم خود دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے قرار کی بے قراری کے وقت دعا قبول فرماتا ہے۔

## (۲۹) سلوک کی راہ

اللہ کے احکام کو داہنے ہاتھ میں پکڑیں۔ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ میں لیں۔ اور اُن دونوں روشنیوں کے ساتھ سلوک کا راستہ طے کریں۔

(حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ)

## (۳۰) خوف و حزن

خوف و حزن کے رفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک تو اس کا تذکرہ نہ کرے۔ اس کا سبق روزمرہ نہ پڑھا کرے۔ دوسرے یہ کہ اپنے ذہن کو اس کی طرف سے ہٹانے کی کوشش کرے۔ اور کسی بات کی طرف لگائے۔ اسی سے صوفیہ نے کام لیا ہے۔ وساوس کے بارے میں جو خطرات و وساوس پیش کرتے ہیں اس کے علاج میں عدم التفات ہی کو تعلیم دیا کرتے ہیں کہ ان کی طرف توجہ و التفات نہ کرو چاہے کفر ہی کے وسوسے ہوں۔

(حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

## (۳۱) آسودہ حالی کا نسخہ

میں کہا کرتا ہوں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو یہ آسودہ حال ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ ہو تو پھر یہ چاہے کے سیٹھ، کوٹھی اور موٹر میں غرق رہتا ہے۔

(ملفوظات حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ)

## اعلان

شیخ عبدالحمید و چودھری ریاض احمد صاحبان مورخہ ۲۵-۲-۶۵ سے ذاتی وجوہ کی بنا پر ملازمت سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ شیخ عبدالحمید صاحب مسجد کے انتظام سے بھی فارغ ہوگئے ہیں۔ متعلقہ حضرات کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے۔

# مودودی صاحب جماعت اسلامی اور جناب کوثر نیازی

محترم کوثر نیازی نے مندرجہ ذیل بیان جماعت اسلامی کی رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد خدام الدین میں بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے جسے ہم من وعن قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں پہلے ہی جماعت اسلامی سے کوئی خاص حسن ظن نہیں تھا۔ کوثر نیازی صاحب نے اپنے مشاہدہ کی بناء پر اس کی مزید تصدیق فرمادی ہے ——— (نائب مدیر)

میں انتہائی غم و اندوہ، سخت قلبی اذیت اور المناک ذہنی کرب کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ میں نے جماعت اسلامی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے، اس جماعت کے ساتھ سترہ سال کی طویل مدت تک وابستہ رہنے کے بعد قطع تعلق کا یہ فیصلہ کیوں کرنا پڑا، اس سوال کا مختصر سا جواب تو یہ ہے کہ جس منزل تک پہنچنے کی جدوجہد جماعت اسلامی کا اصلی نصب العین تھا وہ منزل نہ صرف یہ کہ نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی ہے بلکہ جماعت کی مرکزی قیادت اسے بدستور غلط راہوں پر چلائے لئے جانے کی کوشش کر رہی ہے۔

میں کچھ عرصہ سے جماعت اسلامی کے داخلی نظم کی خامیوں، اس کی تباہ کن سیاسی پالیسیوں اور بعض گمراہ کن افکار و نظریات کے بارے میں اپنی بے اطمینانی اور بے چینی کا اظہار جماعت اسلامی پاکستان کے امیر مولانا مودودی صاحب سے زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں کرتا رہا ہوں اور میں نے پوری کوشش کی ہے کہ جماعت میں رہتے ہوئے اصلاح احوال کی کوشش کروں، مگر افسوس کہ میری یہ ساری کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور بالآخر مجھے یہ تکلیف دہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے کہ میں جماعت سے اپنا تعلق منقطع کر لوں۔

حال ہی میں میں نے مولانا مودودی کے نام ایک مفصل مکتوب لکھا تھا جس میں بڑی دردمندی کے ساتھ ان اصولی اور عملی خرابیوں کی نشان دہی کی گئی تھی جو جماعت کے موجودہ طریق کار اور اس کی مرکزی قیادت کے طرز فکر و عمل سے رونما ہو رہی ہیں اور انہیں توجہ دلائی تھی کہ ان خرابیوں کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہماری تنظیم ملک و ملت اور دین و شریعت کی کوئی خدمت انجام دینے کی بجائے الٹا ان کی ضرر رسانی کا ذریعہ بن جائے گی، اس سلسلہ میں میں نے پاکستان بھر کے ارکان جماعت کا اجتماع بلانے کی تجویز بھی پیش کی تھی مگر مولانا مودودی نے اس مکتوب کے جواب میں جو طرزِ عمل اختیار کیا وہ حددرجہ افسوسناک اور ان کے آمرانہ مزاج کا کھلا ہوا ثبوت ہے

جماعت کی دینی اور جمہوری حالت اس وقت یہ ہے کہ صدارتی انتخاب کے موقع پر پچھلے دنوں جماعت کی مجلس مشاورت نے جو قرار داد پاس کی تھی وہ جیل میں مولانا مودودی نے لکھی تھی اور لفظ بلفظ مجلس مشاورت کا فیصلہ قرار دیکر جمہوریت کا منہ چڑایا گیا تھا۔ جماعت نے بنیادی جمہوریتوں پر تنقید اور بالغ رائے دہی کا مطالبہ کرتی ہے مگر خود اس نے اپنے نظام میں اس طرح کی درجہ بندی قائم کر رکھی ہے اور ہزاروں کارکنوں میں سے صرف پندرہ سو ارکان کو ووٹ کا حق دیتی ہے جماعت پر تنخواہ دار لیڈر شپ مسلط ہے اس کا ہر پندرھواں رکن تنخواہ دار ہے حد یہ ہے کہ اس کی ہیئت حاکمہ۔ مجلس عاملہ۔ تک کے ارکان ایک آدھ کے سوا سب کے سب تنخواہ دار ہیں اور مولانا مودودی انہیں شوریٰ میں سے نامزد کرتے ہیں۔ اگر کوئی رکن جماعت کی پالیسی تبدیل کرنے کے لئے جماعت کے اندر بھی اظہار رائے کردے تو وہ جماعتی دستور کی رو سے جماعت کا عہدے دار نہیں رہ سکتا، سیاسی بے تدبیریوں کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف تو واضح اصولی اور بنیادی اختلافات اور ارکان جماعت کی بے چینی کے باوجود جماعت متحدہ محاذ میں شامل ہوگئی اور دوسری طرف صرف ایک ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے اس نے محاذ میں رہتے ہوئے محاذ کے پارلیمانی بورڈ سے علیحدگی کا اعلان کردیا۔

جماعت اسلامی کے بگاڑ کا مسئلہ اگر سیاسی میدان تک ہی محدود رہتا تو ممکن تھا کہ اسے مزید کچھ دیر کے لئے برداشت کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن بدقسمتی سے نوبت اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ سیاسی مصلحتوں کے لئے واضح شرعی حرمتوں کو سراسر غلط اور ناجائز طور پر "ابدی" اور "غیرابدی" حرمتوں میں تقسیم کرنے کی جسارت کی جارہی ہے اور جماعت کے جبری نظام میں اس کے خلاف آواز اٹھانے کی گنجائش بھی نہیں چھوڑی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی جو ابتدائی دور میں بلا شبہ ایک بااصول دینی جماعت تھی اب ایک دینی جماعت تو درکنار، ایک بااصول سیاسی پارٹی کے مقام سے بھی گر چکی ہے اور دینی واصلاحی معاملات میں اس کی سرگرمیاں بالکل برائے نام رہ گئی ہیں، جماعت کے مخلص کارکنوں کی میرے دل میں اب بھی بے حد قدر ہے اور آئندہ بھی رہے گی، مگر مجھے افسوس ہے کہ کچھ یہ اپنے اندھا دھند اعتماد کی وجہ سے اور کچھ جماعت کے موجودہ آمرانہ نظام کی وجہ سے بالکل بے بس بنا کر رکھ دیئے گئے ہیں اور ان کی طرف سے جماعت کی غلط روش کو تبدیل کرنے کی کوئی کوشش مؤثر نہیں ہو سکتی۔

اس بیان کے ساتھ میں اپنا مفصل مکتوب، اس کے جواب میں مولانا مودودی کا خط اور اپنے استعفیٰ کی نقول بھی پریس کے حوالہ کر رہا ہوں۔ تاکہ اس جماعت سے دلچسپی رکھنے والا باشعور طبقہ خود یہ فیصلہ کر سکے کہ ان حالات میں میرے لئے اس کے سوا اور کیا چارۂ کار باقی رہ گیا تھا کہ میں جماعت سے مستعفی ہو جاؤں۔ کوثر نیازی

---

## دعائے مغفرت

حاجی محمد رمضان صاحب خوشابی انتقال فرما گئے ہیں۔ قارئین خدام الدین سے درخواست ہے کہ وہ حاجی صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد لطیف خوشابی)

# نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۴ھ وفاق المدارس العربیہ ملتان (پاکستان)

## کامیاب طلباء

اس سال ماہ شعبان ۱۳۸۴ھ میں ۱۳ مدارس فوقانیہ ملحقہ وفاق کے ۱۸۴ طلبہ امتحان وفاق میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ طلبہ درجہ علیا (فرسٹ ڈویژن) میں اور ۳۲ طلبہ درجہ وسطیٰ (سیکنڈ ڈویژن) میں اور ۸۰ طلبہ درجہ ادنیٰ (تھرڈ ڈویژن) میں کامیاب ہوئے اور ۱۸ طلبہ کو صرف بخاری یا صرف ترمذی میں ضمنی امتحان ماہ ذی الحجہ ۸۴ھ میں دینا ہوگا اور ۲۱ طلبہ گزشتہ سال کے ضمنی امتحان بخاری یا ترمذی میں پاس ہوئے اور ۴۰ طلبہ ناکام ہوئے نتیجہ ۷۸ فیصد رہا۔

مدرسہ خیر المدارس ملتان کے ہونہار فاضل قاری محمد طاہر رحیمی اوّل نمبر پاس ہوئے۔ موصوف نے ۶۰۰ میں سے ۵۳۴ نمبر حاصل کئے اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے فاضل مولوی امان اللہ نے ۴۵۶ اور مولوی غلام سخی نے ۴۵۰ نمبر حاصل کئے ہم ان علماء اور ارباب مدارس کو اس شاندار کامیابی پر مبارک باد دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ (۱) اس سال بخاری اور ترمذی کا ضمنی امتحان ماہ ذی الحجہ ۸۴ھ میں وسطانی امتحان کے ساتھ ہوگا۔ اپنے مدرسہ یا کسی بھی وفاق سے ملحق مدرسہ میں اس سال کے ضمنی امتحان میں شریک ہوں۔

(۲) درجہ علیا میں کامیاب طلبہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر۵ کے درجہ "تخصص فی علوم الحدیث" میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ شرائط داخلہ کے لئے خط لکھیں۔

### دارالعلوم سرحد پشاور

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | انعام اللہ ولد محمد یوسف | ۲۹۰ | کامیاب ادنیٰ |
| ۴ | کبیر شاہ ولد دینار شاہ | ۲۵۷ | 〃 〃 |
| ۵ | سید محمد شاہ ولد لطف علی شاہ | ۲۵۰ | 〃 〃 |

### دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | محمد سلیم الرحمان ولد خلیل الرحمان | ۳۲۷ | کامیاب وسطیٰ |
| ۱۱ | عبد الشکور ولد نوکر شاہ | ۲۶۰ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۲ | غلام سخی ولد عبد المالک | ۴۵۰ | 〃 علیا |
| ۱۳ | محمد صادق ولد عبد المالک | ۳۲۸ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۵ | محمد عبد الستار ولد عبد الجلال | ۲۷۷ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۶ | تاج محمد ولد عزیز احمد | ۲۵۸ | 〃 〃 |
| ۱۷ | فضل الرحمان ولد عبد الحنان | ۲۵۷ | 〃 〃 |
| ۱۸ | محمد فیاض ولد رسول شاہ | ۳۸۶ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۹ | محمد جان ولد اکرم جان | ۲۴۵ | 〃 ادنیٰ |
| ۲۱ | جمال الدین ولد عصام الدین | ۲۸۱ | 〃 〃 |
| ۲۲ | فضل احمد ولد محمد یعقوب | ۲۹۰ | 〃 〃 |
| ۲۳ | محمد یوسف ولد فضل الرحمان | ۲۸۵ | 〃 〃 |
| ۲۴ | منور شاہ ولد ارشاہ سعید | ۲۴۹ | 〃 〃 |
| ۲۵ | خان محمد ولد شبیر حسن | ۲۴۱ | ضمنی ترمذی |
| ۲۷ | سراج الرحمٰن ولد حمید اللہ | ۲۷۲ | 〃 ادنیٰ |
| ۲۸ | انعام اللہ ولد حضرت اللہ | ۲۵۵ | 〃 〃 |
| ۳۰ | مقصد خان ولد شراف دین | | (نقل کے جرم میں ناکام کر دیا گیا) |
| ۳۱ | عبد الوہاب ولد صالح محمد | ۲۵۷ | کامیاب ادنیٰ |
| ۳۲ | محمد لطیف ولد عبد الحلیم | ۲۸۲ | 〃 〃 |
| ۳۳ | محمد نبی ولد محمد محراب | ۳۰۱ | 〃 وسطیٰ |
| ۳۴ | محمد عظیم ولد فیض محمد | ۲۷۲ | 〃 ادنیٰ |
| ۳۶ | عبد القادر ولد مہربان | ۴۰۴ | کامیاب علیا |
| ۳۸ | محمد سعید ولد صاحبزادہ | ۲۲۳ | 〃 وسطیٰ |
| ۳۹ | جان عالم ولد بادشاہ | ۲۸۹ | 〃 ادنیٰ |
| ۴۰ | ولی محمد ولد صالح محمد | ۲۹۷ | 〃 〃 |
| ۴۱ | غلام عمر ولد غلام صدیق | ۲۴۰ | 〃 〃 |
| ۴۲ | عنایت اللہ ولد عبد الحق | ۲۷۳ | 〃 ضمنی بخاری |
| ۴۳ | محمد عبد الظاہر ولد محمد غازی | ۲۹۸ | 〃 ادنیٰ |
| ۴۴ | غلام سرور ولد محمد حنیف | ۳۰۸ | 〃 وسطیٰ |
| ۴۵ | سیف الرحمان ولد اسلام دین | ۳۰۹ | 〃 〃 |
| ۴۶ | عطاء اللہ شاہ ولد سعادت شاہ | ۲۷۳ | 〃 ادنیٰ |
| ۴۷ | عبد السلام ولد شیخ حضرت | ۲۴۹ | 〃 〃 |
| ۴۸ | رفیع اللہ ولد محمد | ۳۲۱ | 〃 وسطیٰ |
| ۴۹ | محمد شعیب ولد رحمان الدین | ۳۹۱ | 〃 علیا |
| ۵۱ | فضل محمود ولد عزیز الرحیم | ۲۶۵ | 〃 ضمنی بخاری |
| ۵۲ | فقیر گل ولد زر دین | ۲۴۹ | 〃 〃 |
| ۵۳ | عبد الشکور ولد امیر محمد | ۲۸۶ | 〃 ادنیٰ |
| ۵۴ | عبد الکریم ولد عبد الرحمان | ۳۱۴ | 〃 وسطیٰ |
| ۵۵ | محمد جمیل ولد محمد سعید | ۳۱۷ | 〃 〃 |
| ۵۶ | عبد المالک ولد محمد ساجد | ۲۷۶ | 〃 ادنیٰ |
| ۵۸ | شفیع اللہ ولد شاکر اللہ | ۳۳۵ | 〃 وسطیٰ |
| ۵۹ | عبد الکریم ولد محمد نور | ۲۹۱ | 〃 ادنیٰ |
| ۶۰ | محمد غفران ولد گل فنان | ۲۵۰ | 〃 〃 |
| ۶۱ | فیض محمد ولد عمرا خان | ۲۴۰ | ضمنی بخاری |
| ۶۲ | فضل عظیم ولد سید احمد | ۲۷۰ | 〃 ادنیٰ |
| ۶۳ | خان محمد ولد شبیر احمد | ۲۵۰ | 〃 〃 |
| ۶۴ | جلال عالم ولد موسیٰ خان | ۲۷۷ | 〃 〃 |
| ۶۵ | محمد یوسف شاہ ولد ولایت شاہ | ۳۶۳ | 〃 علیا |
| ۶۶ | محمد ظریف شاہ ولد محمد زمان | ۲۹۰ | 〃 ادنیٰ |

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۶۹ | عمر گل ولد کنڈیری | ۲۷۱ | کامیاب ادنیٰ |
| ۷۰ | عبدالمتین ولد عبدالقدوس | ۳۵۸ | 〃 وسطیٰ |
| ۷۱ | رحیم بادشاہ ولد فضل الرحمان | ۲۶۴ | 〃 ادنیٰ |
| ۷۲ | امان اللہ ولد سلطان محمود | ۴۵۶ | 〃 علیا |
| ۲۱۲ | احمد زمان ولد ظریف خان | ۲۵۳ | 〃 ادنیٰ ضمنی ترمذی |
| ۷۳ | شیر زمان ولد محمد امین | ۲۵۹ | 〃 ادنیٰ |

## دارالعلوم چارسدہ

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۷۶ | عبدالغیاث ولد عبدالستار | ۲۹۰ | کامیاب ادنیٰ |
| ۷۷ | عبدالقادر ولد محمد کریم | ۲۵۴ | 〃 〃 |
| ۷۸ | فضل ربانی ولد محمد یونس | ۲۴۲ | 〃 ضمنی ترمذی |
| ۷۹ | فضل سبحان ولد محمد کریم | ۲۴۷ | 〃 ادنیٰ |
| ۸۰ | حبیب خان ولد میرا خان | ۲۸۳ | 〃 〃 |
| ۸۱ | غازی محمد ولد محمد اوّل خان | ۲۴۳ | 〃 〃 |
| ۸۲ | عبدالرحمان ولد تور ملا | ۲۷۳ | 〃 〃 |
| ۸۳ | فضل رحیم ولد فضل حق | ۲۷۳ | 〃 〃 |
| ۸۴ | خان محمد خان ولد اعظم خان | ۲۹۵ | 〃 〃 |
| ۸۵ | حبیب الحق ولد احمد صاحب | ۳۲۸ | 〃 وسطیٰ |
| ۸۶ | فضل حق ولد صاحب گل | ۲۶۶ | 〃 ادنیٰ |
| ۸۷ | محمد مصلح الدین ولد میر حسین | ۲۴۳ | 〃 ضمنی ترمذی |
| ۸۸ | حبیب الرحمان ولد محمد حسن | ۳۱۶ | 〃 وسطیٰ |
| ۹۰ | جلال الدین ولد نصیر الدین | ۳۱۴ | 〃 〃 |
| ۹۱ | عبدالکریم ولد نذیر احمد | ۳۱۹ | 〃 〃 |
| ۹۲ | عبدالقادر ولد شیر احمد | ۲۶۰ | 〃 ادنیٰ |
| ۹۳ | عبدالودود ولد نوروز خان | ۲۵۴ | 〃 〃 |
| ۹۴ | محمد ولد زیدی گل | ۲۵۸ | 〃 〃 |
| ۹۶ | گل محمد ولد عبدالمجید | ۲۵۱ | 〃 〃 |
| ۹۷ | سید مقصود ولد سید فقیر | ۲۷۳ | 〃 〃 |
| ۹۸ | عبداللہ ولد امام محمد | ۳۰۱ | 〃 وسطیٰ |

## مدرسہ معراج العلوم بنوں

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۹۹ | لعل نذر خان ولد خوشامد | ۲۵۱ | کامیاب ادنیٰ |
| ۱۰۰ | میر جنت خان ولد میر بادشاہ | ۲۴۲ | 〃 〃 |
| ۱۰۱ | گل شاہ جہان ولد محمد باقی | ۲۴۲ | 〃 〃 |
| ۱۰۵ | محمد ظہور شاہ ولد محمد نور | ۲۴۱ | 〃 〃 |

## مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۳ | کلیم اللہ ولد قیصر خان | ۲۵۸ | کامیاب ضمنی امتحان |
| ۱۱۴ | محمد صالح ولد تاج محمد | ۲۷۹ | 〃 ادنیٰ |

## مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۹ | نور حسن ولد عبدالکریم | ۳۳۲ | کامیاب وسطیٰ |
| ۱۲۰ | نذیر احمد ولد محمد جونا | ۲۶۳ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۲۱ | محمد اسحاق ولد خان ولی خان | ۴۲۸ | 〃 علیا |
| ۱۲۲ | عبدالرزاق ولد علی محمد | ۲۴۳ | 〃 ضمنی ترمذی |
| ۱۲۳ | محمد ہارون الرشید ولد مولوی اسرائیل | ۳۱۶ | 〃 وسطیٰ |

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۲۴ | عبدالرحیم ولد خلیل الرحمان | ۲۴۱ | کامیاب ضمنی ترمذی |
| ۱۲۵ | محمد نور الدین ولد اطہر علی | ۳۱۵ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۲۶ | حفظ الرحمان ولد عبدالقدوس | ۲۹۹ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۲۷ | محمد قاسم ولد عبدالوہاب | ۲۷۲ | 〃 〃 |
| ۱۲۸ | محمد عبدالعزیز ولد محمد دراز علی | ۲۵۹ | 〃 〃 |
| ۱۲۹ | محمد الیاس ولد غلام یحییٰ | ۳۶۰ | 〃 علیا |
| ۱۳۰ | عبداللہ ولد خیر محمد | ۲۴۱ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۳۱ | عبدالودود ولد جان محمد | ۲۹۵ | 〃 ضمنی ترمذی |
| ۱۳۲ | تاج محمود ولد واحد بخش | ۳۸۴ | 〃 علیا |
| ۱۳۳ | محمد شاہد ولد محمد امین | ۳۸۱ | 〃 〃 |
| ۱۳۴ | محمد زبیر ولد محمد امین | ۳۱۰ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۳۵ | محمد مصطفیٰ ولد صدر خان | ۲۷۵ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۳۶ | محمد اسد اللہ ولد محمد عثمان | ۲۶۸ | 〃 〃 |
| ۱۳۷ | عبیداللہ ولد امیر احمد | ۲۵۱ | 〃 ضمنی بخاری |

## مدرسہ قاسم العلوم ملتان

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۴۱ | محمد عبدالباری ولد پیر بخش | ۲۸۴ | کامیاب ادنیٰ |
| ۱۴۳ | حبیب الرحمان ولد غلام صدیق | ۲۵۰ | 〃 〃 |
| ۱۴۵ | محمد رمضان ولد نور محمد | ۲۴۰ | 〃 〃 |
| ۱۴۹ | بشیر احمد ولد سلطان محمد | ۲۹۴ | کامیاب 〃 |
| ۱۵۰ | محمد امین ولد محمد بیگ | ۲۷۷ | 〃 〃 |
| ۱۵۱ | محمد یوسف ولد احمد دین | ۲۷۹ | 〃 〃 |
| ۱۹۴ | منظور ولد عربی احمد | ۲۵۰ | 〃 〃 |
| ۲۱۵ | نذیر احمد ولد نور احمد | ۳۰۵ | 〃 وسطیٰ |

## دارالعلوم کبیر والا ملتان

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۵۲ | عبدالرحمان ولد محمد امین | ۳۰۱ | کامیاب وسطیٰ |
| ۱۵۳ | عبیدالرحمان ولد نذیر احمد | ۲۹۲ | 〃 ضمنی بخاری |
| ۱۵۴ | اللہ بخش ولد اللہ یار | ۲۶۲ | 〃 ادنیٰ |

## دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۵۵ | محمد مسعود ولد نور محمد | ۲۶۹ | کامیاب ادنیٰ |
| ۱۵۶ | عبدالغفار ولد عبدالرحمان | ۳۲۳ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۵۸ | محکم الدین ولد نور محمد | ۳۹۲ | 〃 علیا |
| ۱۵۹ | محمد سعید ولد فتح محمد | ۲۸۲ | 〃 ادنیٰ |
| ۲۱۰ | خائستہ خان ولد محمد عثمان | ۲۴۷ | کامیاب ضمنی ترمذی دارالعلوم نجلی |
| ۲۱۱ | محمد جان ولد دوست محمد | ۲۷۴ | 〃 〃 〃 〃 کوہاٹ |

## مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | قاری محمد طاہر ولد شیخ اللہ رکھا | ۵۳۴ | کامیاب علیا اوّل نمبر |
| ۱۶۱ | محمد اسلم ولد محمد حسین | ۲۹۴ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۶۲ | محمد یٰسین ولد عبدالغفور | ۲۹۹ | 〃 〃 |
| ۱۶۳ | محمد عبدالرحمان ولد غلام محمد | ۳۲۸ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۶۵ | محمد انیس ولد محمد اظہار الحق | ۳۱۱ | 〃 〃 |
| ۱۶۶ | دین محمد ولد عبدالرحیم | ۳۶۷ | 〃 علیا |
| ۱۶۴ | خلیل احمد ولد عبدالغنی | ۳۱۸ | 〃 وسطیٰ |

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۷ | محمد شفیع ولد محمد بوٹا | ۲۶۹ | کامیاب ادنیٰ |
| ۱۶۸ | محمد عبدالقدوس ولد واجد بخش | ۳۲۲ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۶۹ | محمد سردار احمد ولد سردار بخش | ۳۲۰ | 〃 〃 |
| ۱۷۱ | محمد فاضل ولد غلام جعفر | ۲۸۱ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۷۲ | فقیر اللہ ولد عبدالحق | ۲۹۲ | 〃 〃 |
| ۱۷۴ | جمال اللہ ولد نذیر حسین | ۳۰۰ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۷۵ | عبدالرحمان ولد قادر بخش | ۲۷۲ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۷۶ | محمد عبداللہ ولد قاری رحیم بخش | ۲۷۴ | 〃 〃 |
| ۱۷۷ | محمد ایوب ولد میرا احمد | ۲۸۵ | 〃 〃 |
| ۱۷۸ | محمد عبدالکریم ولد خان محمد | ۲۵۵ | 〃 〃 |
| ۱۷۹ | شبیر احمد ولد فتح محمد | ۳۶۹ | 〃 علیا |
| ۱۸۰ | محمد صدیق ولد اللہ بخش | ۳۴۵ | 〃 وسطیٰ |
| ۱۸۱ | محمد عبدالقادر ولد محمد احسن | ۲۸۴ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۸۲ | حسین احمد ولد اللہ دتا | ۳۶۶ | 〃 علیا |
| ۱۸۳ | عبدالغفار ولد الٰہی بخش | ۲۹۱ | 〃 ادنیٰ |
| ۱۸۴ | محمد شریف ولد ولی محمد | ۲۵۱ | 〃 〃 |
| ۱۸۸ | محمد جمیل ولد داؤد خاں | ۳۲۱ | 〃 وسطیٰ |

## نتیجہ ضمنی امتحان بخاری یا ترمذی سالِ گزشتہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹ | عبدالنصیر ولد رستم شاہ | ۴۰ | بخاری شریف دارالعلوم سرحد پشاور |

| رول نمبر | نام مع ولدیت | نمبر حاصل کردہ | نتیجہ | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۳۸ | عبدالسلام ولد عیسیٰ خاں | ۴۲ | بخاری | مظہر العلوم کراچی |
| ۲۰۳ | محمد زبیر ولد فضل الرحمان | ۴۰ | 〃 | 〃 |
| ۲۰۴ | احمد جان ولد عبدالمنان | ۴۰ | 〃 | |
| ۲۰۵ | محمد قاسم ولد دین محمد | ۴۰ | 〃 | |
| ۱۸۹ | محمد ایوب ولد پائندہ خان | ۴۳ | 〃 | معراج العلوم بنوں |
| ۱۹۰ | محمد سلیم ولد محمد علیم | ۴۱ | 〃 | 〃 |
| ۱۹۱ | امیر صاحب خاں ولد حکیم خان | ۴۱ | 〃 | 〃 |
| ۱۹۲ | صاحب الرحمان ولد غلام یحییٰ | ۴۱ | 〃 | 〃 |
| ۱۹۵ | شہداد نور ولد عزت نور | ۵۰ | 〃 | دارالعلوم حقانیہ |
| ۱۹۶ | محمد بہادر ولد محمد فاتح | ۴۰ | 〃 | 〃 |
| ۱۹۷ | محمد فاضل ولد رضوان اللہ | ۵۰ | 〃 | 〃 |
| ۱۹۸ | نورالحق ولد غلام رسول | ۴۰ | 〃 | جامعہ اسلامیہ اکوڑہ |
| ۱۹۹ | محمد رفیق ولد عبدالحق | ۴۲ | 〃 | دارالعلوم حنفیہ پنڈی |
| ۲۰۰ | محمد یوسف ولد حفیظ اللہ | ۴۰ | 〃 | 〃 |
| ۲۰۱ | عبدالستار ولد محمد یوسف | ۴۰ | | مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی |
| ۲۰۲ | محمد سلمان ولد محمد فقرا | ۴۰ | ترمذی | 〃 |
| ۲۰۹ | عبدالکریم ولد عالم خان | ۴۲ | بخاری | دارالعلوم سرحد پشاور |
| ۲۱۶ | محمد اللہ داد ولد جان محمد | ۴۵ | 〃 | قاسم العلوم ملتان |
| ۲۱۷ | عبدالعزیز ولد سمند خاں | ۴۸ | 〃 | 〃 |
| ۲۱۸ | سعید کریم ولد عبدالحلیم | ۴۰ | ترمذی | دارالعلوم چارسدہ |

## بقیہ: محبتِ الٰہی کی مثال

والا، الرحیم، ہمیشہ رحم کرنے والا محبت کا وہ جذبہ جو بڑے کو چھوٹے کے ساتھ نیکی اور بخشش پر آمادہ کرتا ہے اس کو رحم اور رحمت کہتے ہیں اسی لئے خدا کا نام رحمٰن اور رحیم ہے۔

الرّب، پرورش کرنے والا۔ اللطیف، مہربان۔ العفو، معاف کرنے والا۔ الودود، پیار کرنے والا۔ المحبّ، چاہنے والا۔ المومن، امان دینے والا۔ امن، بخشنے والا، ہر خوف سے بچانے والا، ہر مصیبت سے نجات دینے والا۔ الشکور، اپنے بندوں کے نیک عمل قبول اور پسند کرنے والا۔ الغفور، معاف کرنے والا۔ الحفیظ، حفاظت کرنے والا۔ الرزاق روزی دینے والا۔ الرؤف، مہربان وہ محبت جو باپ کو اولاد سے ہوتی ہے۔ الحنان، ماں کی طرح بچوں پر شفقت کرنے والا۔ الہادی راہ دکھانے والا۔ الکافی، اپنے بندوں کی ہر ضرورت کے لئے کافی۔ الحلیم، بندوں کی برائیوں سے چشم پوشی کرنے والا۔ التواب، توبہ قبول کرنے والا، گنہگاروں کے گناہوں کو معاف کرکے دوبارہ اس کی طرف رجوع ہونے والا۔ الوکیل، بندوں کی ضرورتوں کا ذمہ لینے والا۔ المغیث، فریاد سننے والا۔ الغنی، بندوں کو اپنے سوا ہر چیز سے بے نیاز کرنے والا

یہ اللہ تعالیٰ کے چند نام ہیں۔ سب ناموں کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات پوری طرح کھل جائے گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہیں۔

پروردگار ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے جو عام تعلق ہے اس کے سوا محبت اور شفقت کا خاص معاملہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (مریم)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے رحمت والا خدا ان کے لئے محبت پیدا کرے گا۔

## بقیہ: قوی ایمان والی بیبیاں

خدا تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے، دونوں باپ بیٹوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا، اور وہ زمزم کا پانی اس وقت زمین کے اندر اُتر گیا تھا، پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔

میری معزز بہنو! آپ نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا حال پڑھا۔ آپ نے دیکھا کہ خدا پر بھروسہ رکھنے سے سب کام درست اور بابرکت ہو گئے۔ ہم بھی ہر کام ہر مصیبت و پریشانی و بیماری وغیرہ میں اپنے مالک ہی پر بھروسہ رکھیں، اس سے مدد کے طالب ہوں نفلیں پڑھیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعا ضرور سُنے گا۔ ہم کو اپنے دربار سے خالی ہاتھ واپس نہ کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

## بقیہ:- مکتوب حجاز

ہیں فوراً مکمل بند ہو جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ بہت دیندار ہیں بہت پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہاں رویت ہلال کا اہتمام ہے۔ اور حجازی امامت مولانا حافظ مقبول احمد صاحب کی تھی۔ خطابت کے شہوار مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تھے اور مسائل ومناسک کا بیان مولانا حافظ علامہ غلام رسول صاحب سے متعلق تھا۔ جہاز میں ان حضرات کے بیان سے بہت ہی نفع ہوا

## برائے توجہ ایجنٹ حضرات

بل ماہ فروری ۱۹۶۵ء آپ کی خدمت میں روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ فی الفور ادائیگی فرمادیں ورنہ آئندہ شمارہ کی ترسیل رک جائے گی۔ (مینجر)

بچوں کا صفحہ

# جنگل میں منگل

## جامعہ حمیدیہ ایک ابھرتی ہوئی درسگاہ

سالار پانی پتی جامعی۔ سی۔ ٹی

جامعہ ایک دینی ادارہ ہے۔ جس کی شہرت جامعہ کی چاردیواری سے نکل کر دُور دُور تک پہنچ چکی ہے۔ تعلیم و تدریس، نظم و ضبط، خُلق و سلوک، ارفع و اعلیٰ حسین و جمیل عمارتیں، کھلی ہوا، پُرسکون ماحول سبحان اللہ گویا یہ مدرسہ۔ دین و دُنیا کا حسین مرقع ہے۔

جامعہ اس لئے اور صرف اس لئے عالمِ وجود میں آیا ہے کہ نئی پود جس پر آئندہ قوم کی عمارت کھڑی ہو گی شہر کے گندے ماحول سے بچ کر اپنی دنیا آپ پیدا کرے۔ شجر کا پتہ پتہ اور جامعہ کا بچہ بچہ جھوم جھوم کر کہہ رہا ہے۔

جس راہ میں ہوں ٹھوکریں وہ راہ اے انسان چل
جرم و گناہ کے بوجھ سے ورنہ گرے گا منہ کے بل
تاریکیاں ہیں ہر طرف اندھا نہ بن اب بھی سنبھل
ایمان کا فانوس لے اس میں جلا شمع عمل
مڑ بھاگ دوڑا اسی طرف طاقت ابھی ہے پاؤں میں
آرام، راحت، زندگی سب ہے خدا کی چھاؤں میں

جامعہ کی عمر نو دس ماہ ہے۔ مئی ۶۴ء کو جاری ہوا۔ اور اس وقت سے برابر پروان چڑھتا جا رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ جب یہ جامعہ پاکستان کا جامعہ مدرسہ بن جائے۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو راتوں رات لاکھوں روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ جن کے ہاتھوں جامعہ کا یہ بوٹا لگا ہے وہ بھی کم نہیں۔ ان کی نظر میں "مذہب اسلام ہے پورا نظامِ زندگی"

جو غلط کاری پر آمادہ ہوں ان کو روک دو
روک دو طاغوت کے طوفان بڑھ کر روک دو
ہر مسلمان دینِ فطرت کا علم بردار ہو
علم اور تقویٰ ہی کے ہاتھوں میں زمام کار ہو

۱۔ جامعہ نے ایک دینی ادارہ قائم کیا جو بچوں کو درسِ قرآن دے رہا ہے۔
۲۔ ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا جو بچوں کو درس نصاب پڑھا رہا ہے۔
۳۔ بچوں کی رہائش کے لئے چار ہوسٹل بنوائے۔
۴۔ اساتذوں کی رہائش کے لئے رہائش گاہیں بنوائیں۔
۵۔ ایک ٹیوب ویل لگوایا جو اپنی زمینوں اور غیر زمینوں کو سیراب کر رہا ہے۔
۶۔ جامعہ کو لگن والی شخصیتیں دیں جو صبح و شام اس کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

جامعہ کی آرزو ہے کہ آپ اسے بہتر اور اچھا بنانے کے لئے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔ اسے وقت دیں۔ امید ہے کہ بزرگانِ محترم اس سلسلہ کا کوئی پہلو تشنہ نہ چھوڑیں گے۔ اور اپنے عزیز بچے جامعہ میں بھیج کر دین و دنیا سے سرفراز ہوں گے۔

### ایک جامعی بچّہ اور اس کے فرائض

ایک جامعی بچّہ سمجھتا ہے کہ اسے سنسان جنگل میں اس لئے اور صرف اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسی گئے گذرے زمانے میں شہر کے گندے ماحول سے محفوظ ہو کر اطمینانِ قلب اور دولت دین کے ساتھ ساتھ دولتِ دنیا بھی سمیٹ سکے۔

ایک اسلامی نظریہ کا انسان یعنی متاعِ عزیز (بچّہ) کو جامعہ میں صرف اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی پیاری زندگی میں اسلامی چہل پہل دیکھ سکے۔ بنابریں ایک جامعی بچہ کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ مناسب طریقے سے علم حاصل کرے۔ محنت اور ہمت سے قرآن پاک اور نصاب رائج الوقت پڑھے۔ اور مستقل مزاجی کے کنواں سے شبانہ روز اپنی محنت کی کھیتی کو سیراب کرے۔ اور ثابت کرے کہ وہ نہ صرف اپنا بلکہ ملک و ملت کا بھی خدمت گار ہے۔

جامعی بچّہ امن و سلامتی۔ ترقی اور خوشحالی کا ایک روشن ستارہ ہے۔ جامعی بچّہ جامعہ حمیدیہ میں اس لئے آتا ہے کہ وہ اسلام کا پرچار کرے۔ خود اور دوسرے بھائیوں کو موجودہ تباہیوں سے نکال امن و سلامتی کی مستحکم و مضبوط چٹان پر لاکھڑا کرے۔ جامعی بچّہ یہاں انسانی فلاح و بہبود کے مضبوط اصول سیکھنے آتا ہے۔ اقبال نے سچ کہا ہے۔

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

جامعی بچّہ سمجھتا ہے کہ آج کا دور انسان کو مادی ترقی کی طرف کشاں کشاں لے جا رہا ہے۔ وہ راکٹ بنانے اور چاند پر کمندیں ڈالنے کو تکمیل حیات سمجھتا ہے۔ مگر جامعی بچہ کی نظر میں۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

اور جامعی بچّہ کا نعرہ ہے۔

تاریکیاں ہیں ہر طرف اندھا نہ بن اب بھی سنبھل
ایمان کا فانوس لے اس میں جلا شمع عمل

جامعی بچّہ سمجھتا ہے کہ وہ جامعہ میں اس لئے آیا ہے کہ وہ سائنس کو دین اسلام سے ہم آہنگ کرے۔ وہ بخوبی جانتا ہے کہ اسلام کے دامن کے سوا کہیں امن نہیں۔ امریکہ ہو یا روس۔ خواہ کتنے ہی ترقی کے دعوے کریں۔ مگر حقیقت میں ان کو سکون کی دولت نصیب نہیں۔ امریکہ روس سے ڈر رہا ہے اور روس امریکہ سے یہ کیا ہے امن یا بے چینی۔ سکون یا اضطراب۔

جامعی بچّہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہ قوم کی خدمت کرے گا۔ اپنے اندر جوشِ عمل اور اپنی مدد آپ کرو کا جذبہ پیدا کرے گا۔ دوسرے مفکروں کے فکر سے بہرور ہوگا۔ محمد عربی کے فرمان کے مطابق "علم حاصل کرو" کی مہم چلائے گا۔ موجودہ نظامِ زندگی کو زیر و زبر کرے گا۔ نظامِ خود تراشیدہ کو تہ و بالا کرے گا۔ علم سیکھنے کے ساتھ ساتھ ملک و ملت اور بزرگوں کی خدمت کرے گا۔ وطن میں اپنا نام اور مقام پیدا کرے گا۔ اور وطن کا ذرہ ذرہ جامعہ اور کارکنوں کے دم سے جنہوں نے جنگل میں منگل ڈالا ہے۔ درخشاں و تاباں ہوگا

انشاء اللہ

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

Weekly "KHUDDAMMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور یکن بذریعہ چٹھی نمبری G/۲۱/۱۶۳۲ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ پشاور یکن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳۰/۲۴۸۱ مورخہ ستمبر سنہ ۱۹۵۶